UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226395
UNIVERSAL
LIBRARY

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اخبار محمدی

مسمیٰ باصل مذہب نعمانی

محض تائید اسلام کیلیے

جناب مولوی حافظ عبد العزیز صاحب ابن غلام احمد صاحب محمدی حنفی قادری محدث لکھنوی نے

تالیف فرمایا

مطبع ابو العلائی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ مین گواہی دیتا ہون تو ہی اکیلا سبکا بنانے والا اور سبکا پالنے والا اور سب پہ
اختیار رکھنے والا ہے تو اکیلا ہی تیرا کوئی ساجھی نہین تو ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہیگا
اور وہ محمدؐ جو عبد اللہ کے بیٹے ہین اور مکہ مین پیدا ہوئے ہین وہ تیرے بندے
اور تیرے پیغام پہونچانے والے ہین چالیس برس تک تونے اونکوان پڑھ
رکھا پھر اپنے بندے جبرئیل کو آسمان سے اونکے پاس بھیجکر اونکو اپنا ایسا کلام
سکھایا جسمین اگلے زمانے کی اور آنے والے زمانہ کی سب خبرین سنائین
اور بہت کامون کا حکم فرمایا اور بہت کامون کے کرنے سے منع فرمایا
اور اونکو حکم کیا کہ ہمارا پیغام سارے جہان والون کو یعنی سب آدمیون کو
اور سب جنون کو پہونچاؤ یا اللہ وہ پیغامبر برحق تیرے سب حکم بجا لائے
اور تیرے پیغام سبکو پہونچائے اور تیرے سب حکم صاف صاف سبکو
بتلائے بیشمار آدمی اور جن اِس پاک کلام پر ایمان لائے اللہ اور
اوسکے پیغامبر برحق کی محبت اور عشق مین اونھون نے ایسا مزہ پایا
کہ سارے جہان کو اپنا دشمن بنایا اور اوس دین پاک کے دشمنون سے
لڑ لڑ کر ہر طرف لاکھون کا خون بہایا اور دشمنون کے ہاتھون جا بجا اپنا سر کٹوایا

اللہ اور پیغامبر کی محبت اور عشق مین جان دینی کی ارزو ہمیشہ اون کی دلون مین بہری رہی دنیا کے مزون سے ہمیشہ اون کو بے خبری رہی یا اللہ ہمکو ہمیشہ اپنی محبت مین اور اپنے رسول پاک کی محبت مین ثابت رکہیو اور اسلی ایمان پر دنیا سے اوٹہائیو اور سب عذابون سے بچا کر اپنا اور اپنے رسول پاک کا نورانی دیدار دکہائیو آمین بعد اوس کے کہتا ہے بندہ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور اللہ کی اذن سے اوسکے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا امیدوار عبد العزیز بن غلام احمد اللہ اون کے گناہون کو معاف کرے اور دنیا اور عقبی کی سب عذابون سے بچاوے کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہشیار رہو جاو ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے قیامت تک سارا حال کہولدیا تہا آپ کے بعد جو جو فسادی لوگ ہونے والے تہے آپ اون سب کے پتے اور نشان بتلا گئے ہین حدیث کی کتابون مین جو حدیثین معتبر لوگ ایک سے ایک سنتے چلے آئی ہین اون حدیثون مین ایک بڑی خبر یہہ ہے کہ آپ نے خبر دی ہے کہ آخری زمانہ مین دجال نکلے گا وہ کانا ہوگا شیاطین کی فوجین اوس کے ساتہہ ہون گی وہ خدائی کا دعوی کرے گا اور جہوٹے کرشمے دکہلاوے گا گنوار سے کہیگا کہ مین تیرے ماں باپ کو جلادون تب تو تجہکو یقین آوے گا کہ مین تیرا پروردگار ہون گنوار کہیگا ہان یقین آوے گا پہر دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت بن کر آدینگے اور کہینگے کہ ای بیٹا یہہ تیرا پروردگار ہے تو اوس کی تابعداری کر ایسے ایسے جہوٹے کرشمے نظر بندی کی اور جادو کی وہ بہت دکہاویگا آخر کو اللہ تعالے آسمان سے حضرت عیسی علیہ السلام بہیجیگا وہ دجال کو اور یہودیون کو قتل کرینگے اور تمام جہان مین محمدی شریعت کو

پہیلاوینگے یا اللہ ہمکو زمانہ حضرت عیسی علیہ السلام کا بہت جلد دکہلا دے اور
دجال کے فتنون سے اور فسادون سے بچالے آمین ای محمدی بہائیو دجال سے
پہلے جو پیش خیمہ آنے والا تہا اوس کی خبر بہی ہمارے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم
نے دی ہے سنن ابو داود مین دیکہو آپ نے صاف آخر زمانہ کی دو فتنون
کی خبر دے کر تیسرے فتنہ کی یون خبر سنائی کہ ایک اندہیر کا فتنہ ہوگا اوس مین
مرد صبح کو ایمان کے ساتہہ ہوگا شام کو کافر ہو جائیگا پہر فرمایا کہ لوگون کے دو خیمہ
ہو جائینگے ایک خیمہ ایمان کا کہ اوس مین نفاق نہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا جس
مین ایمان نہوگا پہر جب یہہ ہو جائیگا تو راہ دیکہو دجال کی کہ اوسی دن نکلے
یا دوسرے دن دیکہو ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہ سو ستر برس سے نبی کی ہجرت
گذر چکی پہلی اندہیر کا یہہ فتنہ آیا کہ ہزارون آدمی پادریون کی بہکانیسے دین محمدی کو چہوڑ
بیٹہے اور ہماری رسول برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن پاک کی دشمن ہوگئے اور بہت
لوگ اونکی ضد مین حضرت عیسی علیہ السلام کی اور انجیل پاک کی دشمن ہوگئے دونو بے ایمانون کی
پرچہ چہپ کر جابجا پہیلے اودہر ہماری رسول برحق جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی اور قرآن
شریف سی اودہر حضرت عیسی علیہ السلام سے اور انجیل پاک سے بلکہ سب اسرائیلی پیغمبرون
سے اور اون کے پاک کتابون سی طرح طرح کی بے ادبیان ہورہی ہین سن دجالی فرقہ سے
اور اونکی رسالون سے پہلا گو پہلا رسالہ جو ایک گمنام ایمان کی دشمن نے لکہا تہا اوسنے اپنا نام
نہین لکہا تہا اوسکی بعد نعمان خان جاہل نے اپنی رسالون مین بڑی بڑی کفر بکے پہر بار بار اسطرح کی کفر
کی باتین رسالون مین لکہی جاتی ہین اب ایک نیم قادیانی دجال نے طرف کفر کی کتابین پہیلائی ہین بہت لوگونکا عقیدہ
بگڑ رہی ہین ای پیاری محمدی مسلمانو بہاگو اللہ ہمارا تمہارا ایمان بچاوی یہ مین سے دشمن عیسی کی آپ پہیلے
انجیل کو گالیان دیتی دکہلاتی ہین وہ بہی سب مسلمان دکہو چہوڑی ہوئی ہین جو اصل ایمان دو چالیس برس سی اونکا تہا

رو دیا اب اون کا بہت ہی بڑھ گیا زور کیا اونکا سردار قادیانی دجال کا خاص یار جاننا
کہتا ہے حدیثین سب بن جعلی ہیں اوسنکے نہیں امام مہدی مجھکو مہدی امام جانو مجھکو عیسی مسیح
مانو عیسی تو ہوے ہین دفن مر گئے اترینگے وہ کیون کر آسمان ہو دجال کے جھتنے
مین یہہ قصے کہتا ہے یہہ قصے سب بن جہوٹے انجیل کے حق میں ایسے کلمے لکہتا ہے
وہ جا بجا فلم ہے ڈر لگتا ہے جسکی نقل سے ہی نہ لگ جای نہ آگ قہر رب کا ہوش
ہو گا نہایت اون نے حال بکلا ہے وہ چاہتا ہے فی الحال اللہ تجہے ہی سے اب یہہ
فریاد ہے کہ دین محمدی کی مدد کر ای محمدی مسلمانو ابو داود کی حدیث یاد رکہو ہمارے رسول
پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہودیون سی بحث کرنے کے واسطے اون کے مدرسہ مین تشریف
لے گئے اور توراۃ منگوائی جب توراۃ آئی آپ جس مسند پر بیٹھے تہے اُس کو اپنے
نیچے سے کھینچ لیا اور توراۃ کو اوس پر رکھا اور فرمایا مین تجھپر ایمان لایا اور جس نے تجھکو اتارا
اوسپر مین ایمان لایا دیکہو اتنی تعظیم توراۃ اور زبور اور انجیل کی بہت ضروری ہے اور درمختار
مین اور اس کی دو لو شرحون مین یعنے طحطاوی اور شامی مین بڑی بڑی حنفی
مذہب کی کتابون سے یہہ نقل کیا ہے کہ توراۃ اور زبور اور انجیل کو قرآن کی
طرح پر وضو کر کے ہاتھہ لگاؤ اور غسل کی حاجت ہو تو ان کو مت پڑہو کہین کہین اگر کچھہ
الفاظ بدل گئے ہین تو ساری کتاب کی تعظیم مین فرق نہین یا بارہ سو ستر برس
تک حنفی مذہب والون کا یہی عقیدہ رہا اب سب نے یون مشہور کر دیا کہ یہہ کتابین
دنیا سے غایب ہو گئے ہین اور ان کے غایب ہونے پر مدتین گذر گئین
اور یہہ جو موجود ہین اور کتابین ہین جو اس نام سے مشہور ہین یہہ سمجہہ کر طرح طرح کی کفر کی
کلمے ان پاک کتابون کے حق مین بکتے ہین اور جو باتین صاف صاف شریعت
کی موافق ہین جن مین لکہنے والون کی غلطی کا گمان نہین ہو سکتا اون کے

معنی بدل کر طرح طرح کی طعن کرتے ہین ای محمدی مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ یا دریون کے
قایل کرنے کا طریقہ اللہ نے قران مین یہہ بتلایا ہے کہ اون کو توراۃ اور انجیل جیسے
قایل کر دان کتابون مین جابجا اللہ کا اکیلا ہونا ظاہر ہے اور پادری لوگ سب کتابون
کے برخلاف تین خداؤن کے قایل ہین ان پاک کتابون مین جابجا آخری زمانہ ۔
کی پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم کی تپیا اور نشان صاف صاف بتلای ہین یہہ لوگ ان
کتابون کے نام سے جلتی ہین اور کہتے ہین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم کی تعریفین
ان کتابون سے ثابت بیان کر دای محمدی مسلمانو یہہ حدیث سنی اور شیعہ دونو کی
کتابون مین موجود ہے اس کو خوب یاد رکھو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام روایت
کرتے ہین اپنے باپ امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ اپنے باپ امام زین العابدین علیہ السلام
سے وہ اپنے باپ امام حسین علیہ السلام سے وہ اپنے باپ حضرت علی بن ابی طالب
علیہ السلام سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ من سب الانبیاء قتل ومن سب
اصحابی جلد ۔ جو شخص برا کہے نبیون کو وہ قتل کیا جاوے اور جو شخص برا کہے میرے
اصحابون کو اس کو کوڑے لگائی جاوین ای محمدی مسلمانو ایک دوسرے بلا
یہہ پہلی کہ نصاری جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا دوسرا خدا ٹھہراتے
ہین اون کی ہوا مسلمانون کو لگی یہہ بلا اگرچہ پہلی بہی کچھ کچھ تھی مگر اب بہت
بڑہ گئی جہوٹہہ موٹہہ کی مسلمان ہمارے رسول برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو اللہ کے برابر بلکہ اللہ سے بہت بڑا ٹھہراتے ہین اور اپکی روح پاک کو ایذا پہونچاتے
ہین کوئی اپنے شعرون مین کہتا ہے کہ آپ اللہ کے برابر ہین کوئی کہتا ہے
کہ آپ اللہ سے کچھہ کم نہین کوئی کہتا ہے اللہ برائے نام ہے تمام زمین ۔
آسمان پر آپ کا اختیار ہے ۔ کوئی کہتا ہے آپ کو اللہ کا بندہ مت کہو

کوئی کہتا ہے کہ حضرت علی مرتضی اللہ کے بیٹے ہیں کوئی امام حسین کو اور اون کی اولاد
میں کی اماموں کو کوئی امت کے اور اولیاؤں کو رزق اور اولاد کا مالک مختار ٹھیرا
تا ہے بلکہ اللہ کو اون کے سامنے عاجز اور محتاج ٹھہراتا ہے اس طرح کی شعرین -
مولود والے گاتے ہیں اور جھوٹے روایتیں بناکر وعظ کہنے والے
اللہ اور رسول پر اور اولیاؤں پر تہمتیں جوڑتے ہیں سن بارہ سو چھانوے میں قحط سالی
کے دنوں میں ایک جاہل اخبار والے نے توبہ استغفار کی بدلے اللہ تعالی
کو اور اس کے بندہ مقبول میکائیل علیہ السلام کو طرح طرح سے جلے کٹے طعنی دیے
وہ اخبار شہروں شہروں خریدا گیا ای محمدی مسلمانو ایمان کے دشمنوں سے یہا کون
مصیبتوں پر ہم محمدی مسلمانوں کو اللہ کے سامنے رونا چاہی ایک اور فرقہ پیدا ہوا ہے
جو نیچری کہلاتے ہیں جنہوں نے سارے قرآن کے معنی بدل ڈالی اللہ قرآن
میں فرماتا ہے کہ اللہ پر اور فرشتوں پر ایمان لاؤ نیچری کہتے ہیں کہ فرشتوں کے معنی
آج تک کوئی مسلمان نہیں سمجھا تھا فرشتے نہ آسمان پر ہیں نہ زمین میں ہیں یہہ جو
تمہارے اندر نیک خصلتیں ہیں اور طرح طرح کی قوتیں ہیں بس یہی فرشتے ہیں
اور یہہ جو تمہارے بد خصلتیں ہیں بس یہی شیاطین ہیں تمہارے باہر نہ کوئی فرشتہ ہے
نہ کوئی جن ہے اللہ تعالی نے تمام قرآن اور انجیل اور توراۃ اور زبور میں فرشتوں کا
ذکر کیا ہے اور قرآن اور انجیل میں صاف صاف قیامت کی اور بہشت اور دوزخ کی
خبر دی ہے نیچری لوگ ان سب چیزوں کے منکر ہیں اور سارے قرآن کے
معنی بدلتے ہیں اور ظاہر میں کہتے ہیں کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے منکروں نے آپ کی سچائی کی نشانی مانگی
آپ نے اللہ سے دعا کی اللہ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے ادھا ٹکڑا

چاند کا ادھر ہو گیا آدھا ٹکڑا ادھر ہو گیا حرا پہاڑ بیچ مین ہو گیا جب منکرون نے
خوب دیکھ لیا اللہ نے دونو ٹکڑون کو ملا دیا منکرون نے کہا کہ محمد نے ہمارے
اوپر جادو کر دیا پھر کہا کہ اگر ہمارے اوپر جادو کر دیا ہے تو تمام لوگون پر
وہ جادو نہین کر سکتے ہین جب اور شہرون سے لوگ آئی انہون نے بھی گواہی
دی کہ ہمنے بھی دیکھا تھا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے اللہ تعالے نے
سورہ قمر مین اس معجزہ کا ذکر کیا ہے نیچری لوگ اس معجزے کو سن کر بہت غل مچاتے
ہین اور اس معجزہ کو اور سارے معجزون کو جھٹلاتے ہین حضرت عیسی
علیہ السلام نے جو اللہ کے حکم سے مردے زندہ کئی اوسکے معنی نیچری
نے اپنے تفسیر مین یون لکھدئے کہ جن لوگون کے دل مرے ہوئے تھے
اون کو حضرت عیسی نے اچھی اچھی باتین سکھلا دین اون کے مرے ہوئے دل کو
زندہ کر دیا بس اس کی یہی معنی ہین اور جو انسان مر گئے وہ کسی طرح نیچری کی
نزدیک معاذ اللہ زندہ نہین ہو سکتے نیچری نے اسی طرح سارے قران
کے معنے بدلے ہین یہہ وس خبر کا صاف ظہور ہو رہا ہے جو ہمارے رسول حق
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ اسلام
کا فقط نام رہجاوے گا اور قران کے فقط حرف رہجاوینگے مسجدین اون کی
آباد ہون گے اور وہ راہ کے سوجھنے سے خالی ہون گے اون کے علم
والے اون سب سے بدتر ہون گے جو آسمان کے نیچے ہین اونہین کے پاس سے
فتنہ نکلے گا اور انہین مین پلٹ جاوے گا ای ایمان والو ہوشیار رہو نیچری
مذہب کے لوگ طرح طرح کی فریبون سے اپنا نیا دین پھیلا رہے ہین اس
مذہب کا جو سردار ہے اوس نے ایک تفسیر قران مجید کی لکھی ہے اوس مین

تمام قرآن کی معنی بدل بدل کر لکھے ہیں سب پیغمبروں کے تمام معجزوں کا انکار اور
فرشتوں کا اور قیامت اور بہشت اور دوزخ کا انکار دلوں میں جمایا ہے اور
سید ہی عقل کو خاک میں ملایا ہے سو دجال کا پٹھیں نیچریہ یا دکھہ ہمکو پناہ دیں خدایا
اب اپنے کرم سے رب اکبر تو نیچریہ ایمان کا ہرا کر تو ظاہر مہدی کو جلد کر دی تو ایمان کا
دلون میں نور بھر دے ۔ عیسی وزیر اب آسمان سے تو دجال نمک کی طرح سے گھلے
سب دین محمدی کی اسرار تو کر دین عیسی مسیح اظہار ۔ قرآن و حدیث ہو دلون میں تو دل
نور محمدی میں دو دین وہ وقت دکھا کہ میرے اللہ تو پاس اپنے بلا لے حب لقاء اور روح
یہ عرش کا ہو سایا تو اور نور تیرا ہو دل پہ چھایا ۔ انکھوں میں جمال احمدی ہو تو دل میں
جلوہ محمدی ہو ۔ مقبول ہوں یہہ دعا ہیں آمین یا رب الطفیل سرور دین ای محمدی
مسلمانو ہوشیار رہو جا نیچری سردار کے فوج میں سے ایک ملا نے نیا فریب
سوچ کر نیا رنگ ڈالا دینداری کے پردہ میں اصل دین کو ذبح کر ڈالا اس ملا نے
دیکھا کہ ملک ہند کے لوگ امام ابو حنیفہ کو بہت مانتے ہیں اور دین محمدی کی باتوں کا
اون کو بڑا تحقیق کرنے والا جانتے ہیں یہہ دیکھہ کر اس ملا نے سوچا کہ نیچری مذہب
کے پھیلانے کی اس سے بہتر کوئی راہ نہیں ہے کہ میں امام ابو حنیفہ کی
بڑی تعریفیں کر کر اپنے تئیں اون کا دوست دار اور طرفدار مشہور کر دوں پھر
اون کی باتوں میں نیچری مذہب کی باتیں ملا کر سارے حنفیوں کو نیچری بنا دوں
یا اللہ ہم سب محمدیوں کو دجالی فتنہ سے بچائیو آمین اس نئے ملا نے نعمانی
اپنا نام رکھا کیونکہ امام ابو حنیفہ کا نام نعمان ہے ۔ اس نے ایک کتاب
اردو میں چھاپ کر پھیلایا ہے اوس کا نام سیرۃ النعمان رکھا اور امام ابو
حنیفہ جو ہم محمدی مسلمانوں کے امام ہیں اون کو نیچروں کا امام ٹھرایا اس کی بلا

کی جواب مین یہہ رسالہ لکہا گیا اور اسکا نام اصل مذہب نعمانی رکہا گیا یا اللہ اس کو قبول فرما اور سب محمدی مسلمانون کو اس سے فیض پہونچا آمین ای محمدی بہا یہو اس نیچری نے امام ابوحنیفہ کے علم کا اور دینداری اور پرہیزگاری کا سارا حال محمدی علماؤن کی بڑی بڑی معتبر کتابون سے چن چن کر لکہا ہے امام صاحب کی استادون کا حال اچہی طرح بیان کیا ہے کہ بڑی بڑی نیچی اور معتبر لوگون سے انہون نے حدیثین سنی تہین اور حدیثون کو خوب یاد رکہتے تہے اور حدیث مین یہہ گمان نہین کرتے تہے کہ شاید اس حدیث مین سننے والے کو غلطی ہوئی ہو اصل بات کچہہ اور ہو وہ بات عقل مین آوے یا نہ آوے جب ایک مسلمان معتبر گواہی دی کہ یہہ بات ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس پر عمل کرنا چاہئے ایسی باتین اس کتاب مین بہت لکہین شروع مین لکہی اسلئے کہ یہہ معلوم ہوا ہے کہ نیچری شخص ان کے باتون مین پڑ جاوے اس لئے کہ اس بیان مین بہی ایسی ہی نیچری مذہب کا پول کہلا اور کتاب کے اخیر مین ایک فریب لکہا ہے کہ اللہ اوس فریب سے سب مسلمانون کو بچاوے ایک عجیب طرح کا قاعدہ باندہا جس مین اللہ تعالی کے بہت حکمون کا صاف انکار ہے دو سو گیارہ صفحہ کے اخیر سے دو سو تیرہ تک دیکہو نیچری ۱۲ لکہتا ہے شارع علیہ السلام کے اقوال و افعال جو سلسلہ روایت سے منقول ہوتے گئے ہین ان مین بہت ایسے امور تہی جنکو منصب رسالت سے یعنی پیغمبری سے کچہہ تعلق نہ تہا لیکن بطور ایک اصطلاح کے اون سب پر حدیث کا لفظ اطلاق کیا جاتا ہے فقہ کی توضیح مین ایک عام اور سخت غلطی یہہ ہوئی کہ لوگون نے ان تمام امور کو شرعی حیثیت پر محمول کہا اور اس خیال سے اون پر مسائل اور احکام کی بنیاد قایم کی حالانکہ وہ حدیثین منصب شریعت سے علاقہ نہین رکہتی تہین شاہ

ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ آن حضرت سے جو کچھ روایت کیا گیا ہے اور کتب حدیث میں اوس کی تدوین ہوئی اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو تبلیغ رسالت سے تعلق رکھتا ہے اور اسی بارہ میں یہ آیت اوتری ہے۔ وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنے پیغمبر جو چیز تمکو دیں اوس کو اختیار کرو اور جس چیز سے روکیں اوس سے باز آؤ دوسرے وہ جو تبلیغ رسالت سے متعلق نہیں ہے چنانچہ اون کی نسبت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیء من رأیی فانما انا بشر یعنے میں ایک آدمی ہوں جب میں کوئی مذہبی حکم دوں تو تم لوگ اوس کے پابند ہو اور جب میں اپنی رای سے کسی بات کا حکم دوں تو میں صرف ایک آدمی ہوں اس دوسرے قسم میں وہ حدیثیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طب کے متعلق ارشاد کیں اور اسی قسم میں وہ افعال داخل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عادۃً صادر ہوئے نہ عبادۃً اور اتفاقاً واقع ہوے نہ قصداً اور اسی قسم میں وہ حدیثیں داخل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قوم کے مذاق کے موافق بیان کیں مثلاً ام زرع کا قصہ و خرافہ کا قصہ اور اسی قسم میں وہ امور داخل ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت مصلحت جزئی کی موافق اختیار فرمائی اور وہ سب لوگوں پر واجب العمل نہیں ہے مثلاً فوجوں کی طیاری اور شعار کی یعنے فوج کے نشانی کی تعین اسی بنا پر حضرت عمر رضہ نے فرمایا تھا کہ اب رمل کرنیکی کیا ضرورت ہے جس قوم کے دکھانے کے لیئے ہم رمل کرتے تھے یعنے کافروں کے دھمکانے کے لیئے کعبہ شریف کے طواف میں مونڈھے ہلا ہلا کر جلد جلد چلتے تھے اون کو اللہ نے ہلاک کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

بہت سے احکام اسی قسم مین داخل ہین مثلاً یہہ حکم کہ جہاد مین جو شخص کسی کافر
کو قتل کرے تو اوس کی ہتیار کا مالک بھی وہی ہوگا تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ صاحب کا
اب نیچریون کی اس سنے ملا کو دیکھو اس کے بعد اوس نے یہہ فریب کیا کہ جو حکم حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف شریعت مین داخل ہین اون کو بھی شریعت سے
علیحدہ ٹھہرایا ہے اور امام ابو حنیفہ پر بھی کہلی کہلی تہمتین جوڑے ہین مگر ہمکو ضرور ہے
کہ پہلے شاہ ولی اللہ صاحب کی کلام مین غور کرین کہ اون کی ہر بات ٹھیک ہے
یا نہین شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین پہلے قسم کا جو بیان کیا ہے
جو حکم آپنے اللہ کی طرف سے پہونچائی ہین اوس کا پورا بیان جو شاہ صاحب نے فرمایا ہے
وہ پورے لفظین نیچری ملا نے نہین لکہین شاہ صاحب لکھتے ہین کہ قیامت کا احوال
اور فرشتون کے احوال جس قدر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہین
وہ سب وحی سے ہے یعنے اللہ کے پیغام سے فرمائی ہین اون مین بعضے اللہ کے
پیغام سے ہین اور بعضے آپ نے اپنی سمجھہ کی موافق ٹھہرائے ہین اور آپ جو بات
اپنی سمجھہ اور عقل سے ٹہرا دیوین وہ بھی اللہ کے پیغام کے جگہہ پر ہی کیونکہ اللہ تعالے
نے آپ کو اس بات سے بچایا ہے کہ آپ کی رای کی غلطی برقرار رہے فایدہ۔
اس کا مطلب یہہ ہے کہ اگر کبہی کسی معاملہ مین آپ کی سمجھہ مین کچہہ غلطی پڑ گئی تو اللہ تعالی
نے اپنا حکم بھیجکر آپ کو خبردار کردیا کہ ایسا مت کرو قرآن مجید مین اس کے
کئی مثالین موجود ہین تو اس بات سے دوسری بات سمجھہ لینا چاہیے کہ
جو باتین آپنے اپنی سمجھہ اور عقل سے فرمائین اور اللہ تعالے نے آپ کو منع
نہین فرمایا اور اوس بات کو قایم رکہا تو وہ بات بے شک اللہ تعالی کو پسند تھی
نہین تو اللہ تعالے ضرور منع کردیتا سنن ابو داؤد مین ہی کہ حضرت عمرؓ نے

۵ اور بعض عقل سے جو اللہ تعالی ... اور ان مین اور ... مقرر فرمائے ہین

منبر پر لوگون سے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائی یقینی تہی کیونکہ اللہ ہی اون کے
دل مین ڈالدیتا تہا اور ہم جو اپنی رائی سے کہین وہ گمان ہے اور بناوٹ ہے دیکہو
عبادات اور معاملات مین جو کچہہ آپ نے اپنی سمجہہ سے فرمایا اور اللہ نے اوس کو
منع نہین فرمایا تو شاہ ولی اللہ صاحب لکہتے ہین کہ وہ آپ کا قول اور فعل اللہ کے
پیغام کے حکم پر ہے یعنے ہمکو اوس پر عمل کرنا چاہئے یہہ عبارت شاہ صاحب کی
نیچری کے برخلاف ہے کیونکہ اوس کے نزدیک ایسے کے معاملون مین جو قاعدے
آپ نے بتلائی ہین وہ شریعت سے الگ ہین اس کو نیچری لوگ بدل
سکتے ہین جیسا کہ نیچری نے آگے بڑہ کر بیان کریگا آپ دوسری قسم جو شاہ
صاحب نے لکہی ہے جو اللہ کے پیغام سے نہین ہے اس کی پہلی مثال
شاہ صاحب نے یہہ دی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
لوگ کہجور کے درختون مین نرکا گابہا مادہ مین پیوند کر دیتے تہے تو پہل بہت
لگتے تہے آپ نے فرمایا شاید اگر نہ کرتے تو بہتر ہوتا اون لوگون نے پیوند
نہ لگایا تو اوس سال پہل کم لگا تب آپ نے فرمایا مین نے فقط ایک گمان کیا تہا
تم مجہکو گمان پر مت پکڑو لیکن جب مین تمکو اللہ کے طرف سے کچہہ کہون تو اوس کو
لے لو کہ مین اللہ پر جہوٹ نہین جوڑونگا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے
فرمایا یہہ تو گمان ہے ٹہیک ہی پڑجاتا ہے اور غلط ہی پڑجاتا ہے اور ایک روایت
مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اپنی دنیا کی معاملون کو تم ہی خوب جانتے ہو اب
ہم کہتے ہین اس جگہہ آپ نے خود فرمایا مین نے یہہ بات اٹکل سی کہی تہی
اوس مین غلطی پڑگئی جہان اس طرح صاف معلوم ہو جاوے وہان تو ہر شخص
اس بات کو سمجہہ سکتا ہے اور جہان اور لوگ اپنی اٹکل سے کہدین کہ یہہ بات

آپ نے اٹکل سے یا تجربہ سے فرمائی تہی اور اس مقدمہ مین کچہہ وحی نہین آئی تہی تو اورون کے کہنے سے ہم کیونکر یقین کر لیوین کہ یہہ بات آپ نے اٹکل سے فرمائی تہی کیونکہ جو شخص کہتا ہے کہ یہہ بات آپ نے اٹکل سے کہی ہے اوس کی اٹکل پر یقین کیونکر ہو سکتا ہے شاہ صاحب نے اپنی اٹکل سے لکہا ہے کہ طب کے مقدمہ مین جو کچہہ آپ نے فرمایا ہے یعنے جو علاج مریضون کے اور خواص دواون کی آپ نے بتلائی ہین وہ پہلی ہی قسم مین ہین یعنے وحی سے نہین ہین پہر شاہ صاحب لکہتے ہین کہ اس قسم مین داخل ہے یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو گہوڑا سیاہ ہو اور اوس کی پیشانی پر کچہہ سفیدی ہو اوس کو ضرور اپنے پاس رکہو اس مین برکت ہوتی ہے شاہ صاحب لکہتے ہین کہ یہہ بات تجربہ سے علاقہ رکہتی ہے ہم کہتے ہین کہ یہہ بعضے بعضے ہوا اور دواون کی ایسے وہ تاثیر ہی ہین جو حکیمون کو معلوم نہین ہے چنانچہ جو لوگ حکیمون ہی کی کتابین فقط دیکہا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ ان دواون کا اثر آپ ہی کی وقت مین آپ ہی کے زبان پاک کے وسیلہ سے اللہ نے دیدیا ہے نہین توان دواون مین ایسا اثر ہماری عقل مین نہین آتا پس معلوم ہوا کہ آپ نے دواون کی خواص اور گہوڑون کے خواص بہی اللہ ہی کی تعلیم سے بتلائی ہین وہ تعلیم جس طرح کی ہو اللہ نے خود آپ سے فرمایا ہو یا اللہ کی طرف سے جبرئیل علیہ السلام بتلائی ہون یا وہ خواص اللہ کی آپ کو دکہلا دی ہون یا اللہ کی حکم سے اون دواون نے خود اپنی خواص بیان کر دیے ہون اس جگہہ پر اوس حدیث کو یاد کرو کہ آپ نے اللہ تعالی کو خواب مین دیکہا کہ بہت اچہی صورت مین اللہ تعالے آپ پاس آیا آپ فرماتے ہین کہ اوس نے اپنی ہتہیلی میری دونو کندہو کے بیچ مین رکہی کہ اوس کی ٹہنڈک مین نے اپنی دونو

جہاتیون کے درمیان مین ہاری پھر مین نے جان لیا جو کچھہ ہے آسمانون اور زمین
مین یہہ حدیث مسند دارمی مین ہے اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ مین نے جان لیا
جو کچھہ پورب اور پچھم کے درمیان مین ہے دیکھو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زمین آسمان
مین جو کچھہ ہے سب کی حقیقت اللہ نے آپ کے دل پر کھولدئے پھر دوا اون ود
کھوڑون کی خواص کا کھل جانا کون بڑی بات ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح طب
النبی مین لکھتے ہین کہ بزار اور طبرانی اور ابن سنی نے ابن عباس رض سے سند بہ پہچائی
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبی سلیمان جب کھڑے ہو کے
نماز پڑہتے تھے تو اپنے آگے ایک درخت اوگا ہوا دیکہتے تھے تو اوس سے فرما
تھے تیرا کیا نام ہے وہ کہتا تہا یہہ نام ہے آپ فرماتے تھے تو کس چیز کے
واسطے ہے وہ کہتا تہا اس واسطے ہون پھر اگر وہ دوا کے واسطے ہوتا تھا
لکہا جاتا تہا اور اگر گاڑنی کی قسم کا ہوتا تھا گاڑ دیا جاتا تھا اور حاکم نے مستدرک
مین اس کو یون روایت کیا ہے کہ ابن عباس رض نے یون فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام نہین لیا اور حاکم نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور امت محمدی کی ولیاون
کی حال مین معتبر کتابون مین یہہ ذکر آیا ہے کہ بوٹون نے اور درختون نے اپنی اپنی خواص
اون سے بیان کئے ہین حضرت شیخ محی الدین بن عربی رح فتوحات مکیہ کے سینتیسوین
باب مین لکھتے ہین کہ اولیاون کے بھیدون مین سے یہہ بھی ہے کہ جڑی
بوٹیون کی فایدے اون پر کھل جاتے ہین ہمارے اوستاد ابو عبد اللہ غزال جن دنون
مین اللہ کی راہ کے چلنے مین مشغول تھے وہ مریہ مین تھے وہ اپنی مرشد ابو العباس
بن عریف کی مجلس سے نکلے تو وہ رستے مین تہی یکایک دیکھا کہ اوس سبزہ زار
کی ہر گہاس اپنی اپنی نفع او فایدے اون سے بیان کرتی ہی اور درخت

گہاس ان سے کہتی تھے کہ مجھکو لے لو مین اس چیز کے لئے نفع کرتی ہون اور
اب ایسے ایسے نقصان دفع کرتی ہون یہہ مدہوش اور حیران ہوکر رہ گئے کہ ہر درخت
اون کو پکارتا تھا اون سے محبت ظاہر کرتا تھا اون سے نزدیکی ڈہونڈتا تھا
تب وہ مرشد کی طرف پلٹ کر آئی اور اون سے یہہ حال بیان کیا تب مرشد
نے کہا تو نے اس لئے ہماری خدمت نہین کی ہی تیری دہیان سے کہان
چلا گیا تہا وہ نقصان دینے والا نفع دینو الا یہان تک کہ تجہسے درختون نے کہا
وہ نفع دینے والے نقصان دینے والے ہین وہ بولے یا مرشد تو یہہ مرشد نے
فرمایا کہ اللہ نے تجھکو آزمایا اور مین نے تو تجھکو اللہہی کی طرف راہ بتلائی تھی اون کے
سوا کسی کی طرف راہ نہین بتائی تہی سو تیری توبہ کی سچائی کی نشانی یہہ ہے کہ تو پھر اوسی
جگہہ کی طرف پلٹ جاوے اور درخت جو تجھسے بولے تھے اب تجھسے نہ بولین
اگر تو اپنی توبہ مین سچا ہے تب ابو عبداللہ غزالی اپنی جگہہ کی طرف پلٹ گئے پھر
انہون نے کوئی بات نہین سنی اس طرح کی باتون مین سے جو سن چکے تہے
تب انہون نے اللہ کے آگے سجدہ شکر کا کیا اور مرشد کی طرف پلٹ آئی
اور اون کو احوال بتلایا مرشد نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے تجھکو اپنی ذات
کے واسطے پسند کیا اور تجھکو نہین ہٹا دیا کسی مخلوق کی طرف جو تیری طرح مخلوق
ہے کہ تجھکو اوس سے شرف حاصل ہو در حقیقت مین اوس کو تجہ سے شرف
حاصل ہوتا ہے سو تو دیکہہ اون کی ہمت کی طرف اللہ اون سب سے راضی
رہے تمام ہوا بیان فتوحات کا اب جاننا چاہئے کہ جو لوگ اہل اعمال اللہ کا دہیان
دل مین جماتے ہین اون کو اگر ایسی عجائب غرائب چیزین دیکھنے مین آوین
تو اون کی دہیان مین فرق پڑتا ہے اسی لئے مرشد نے سمجہایا کہ

ابھی یہہ تو سمجھے ہین اِن ایسی چیزون کا کُہل جانا اللہ کی طرف کی آزمایش سے ہے
اور جو لوگ کمال کے درجہ کو پہنچے ہین اُنکو کوئی چیز اللہ کی دہیان سے نہین
روکتی وہ تو ایسے بھید اللہ اپنی رحمت سے کہولدیتا ہے اور وہ اللہ سے ذرا
بھی غافل نہین ہوتے جب امت کے اولیاؤن کا یہہ حال ہے تو جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین یہہ گمان کرنا کہ آپنے جو جو خواص دوا کی فرمائی ہین وہ اپنی
تجربہ سے یا اور طبیبون کے تجربہ سے بیان فرمائی ہین اور اللہ کے فرمانے سے
یا فرشتے کی تعلیم سے اس مقدمہ کو کچہہ علاقہ نہین تہا یہہ گمان بہت بڑی غلطی ہے
دیکہو وہ جو کہجور کے درختون کے پیوند کرنے کو آپ نے منع فرمایا تہا وہان حدیث
مین لفظ بعضے شاید کا لفظ فرمایا تہا کہ شاید اگر یہہ بات نہ کرتے تو بہتر ہوتا آپنے
مشکل کی بات مین شاید کا لفظ فرمایا ایسا لفظ نہین فرمایا جس سے یقین سمجہا جاوے
اور دواؤن کے مقدمہ مین آپ نے شک کا لفظ نہین فرمایا تو بیشک آپکو
اللہ نے خواص دواؤن کی اس طرح پر صاف صاف بتلادیے تہے کہ کسی طرح کا
شک اس مین نہین تہا آپ نے صاف فرمادیا کہ سیاہ دانہ مین یعنے کلونجی
مین شفا ہے ہر مرض کی سوا موت کے یہہ بات حکیمون کو معلوم نہین تہی حدیث کی
شرح کرنے والون مین بعضون نے یون لکہدیا کہ اسکا مطلب یہہ ہے کہ جتنے
مرض سردی سے ہین اُن سب مرضون کی دوا اس مین شفا ہے ان لوگون نے یہہ
سمجہا کہ کلونجی گرم ہے گرمی کی مرضون کو کیونکر فایدہ کریگی یہہ قیاس ٹہیک نہین ہے
کیونکہ بہت چیزین ہین اور بہی گرم ہین اور گرمی کے مرض کو فایدہ کرتی ہین جاکتی گرم ہے
اور گرمی کے مرض کو یعنی تپ کو فایدہ کرتی ہے جن لوگون نے خوب غور کی
انہون نے بہی مطلب سمجہا کہ کلونجی مین اللہ نے ہر مرض کی شفا رکہی ہے مگر دو

باتون کا لحاظ رکہنا ہر دوا اور ہر غذا مین ضرور ہے ایک تو اندازہ اوس کا دیکہہ لینا چاہئے
کہ اوس مرض مین یہہ دوا اسقدر دینا چاہئے کسی مرض مین ماشہ کسی مین دو ماشہ کسی مین تولہ
یہہ بات ضرور سوچ لینا چاہئے دوسری یہہ بات بہی سوچ لینا چاہئے کہ یہہ دوا گرم ہے
تو اوس کی گرمی توڑنے کے لئے کوئی سرد دوا اوس مین ملانا چاہئے یہہ باتین اون
حدیثون سے سمجہی جاتی ہین کلونجی اور شہد مین بیشک ہر مرض کی شفا ہے مگر
اندازہ اور ترکیب کا لحاظ ضرور ہے اور قصہ ام زرع کا یہہ ہے کہ ام زرع ایک عورت تہی
اوس نے اپنے شوہر کی بہت تعریف عورتون کے سامنے کی تہی اور خرافہ ایک
شخص تہا جسکو جن اوٹہا لے گئے تہے پہر جب وہ انسانون مین آیا تو جو عجایب باتین
اوس نے جنون مین دیکہی تہین وہ بیان کرتا تہا یہہ دونو قصے جو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان فرمائے تو یہان گمان ہوسکتا ہے کہ آپ نے یہہ قصے
لوگون سے سنے ہون مگر یہہ گمان ہرجگہہ ہرگز نہین ہوسکتا اور یہہ جو حضرت عمرؓ نے
رمل کا ذکر کیا اس کا حال یہہ ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے
کے ساتوین برس مکہ مین عمرہ کے واسطے تشریف لائے مکہ کے کافرون نے
آپ کے ساتہہ والون کو دیکہہ کر کہا کہ ان لوگون کو مدینہ کی تپ نے سست
کر دیا ہے آپ نے لوگون کو حکم کیا کہ کعبہ کا طواف کرنے مین جب اوس طرف
آوین جس طرف کافر بیٹہے تہے تو رمل کرین یعنے مونڈہے ہلا ہلا کر جلد جلد چلین.
جب لوگ طواف کرنے مین اس طرح پر چلے کافرون نے کہا ہم تو جانتے تہے کہ
مدینہ کی تپ نے انکو سست کر دیا ہے یہہ لوگ تو بہت بڑے قوی اور زور آور
ہین پہر آٹہوین سال مکہ فتح ہوا دسوین سال آپ ہزارون مسلمانون کے ساتہہ حج کے
لئے تشریف لائے اسوقت مکہ مین کافرون کا نام و نشان نہین تہا تب بہی

آپ نے طواف کی اول کی تین پھیرون مین رمل کیا معلوم ہوا کہ اس طرح پر چلنا اللہ کو پسند ہے یا اللہ نے اوس کو حج کے فعلون مین داخل کر دیا حضرت عمر رض کا قول جو شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ اب رمل کی کیا ضرورت ہے جس قوم کے دکھلانیکے لئے ہم رمل کرتے تھے اونکو اللہ نے ہلاک کر دیا اس کے بعد جو کچھہ شاہ صاحب نے لکھا ہے اوسکو نیچری نے چرا رکھا وہ یہہ ہے کہ شاہ صاحب لکھتے ہین کہ پھر حضرت عمر رضہ کو خوف ہوا کہ شاید اس کا کوئی اور سبب بھی ہو یہہ اشارہ اسطرف ہی کہ پوری روایت ابن ماجہ مین یون ہے کہ حضرت عمر رض نے یہہ کہکر فرمایا کہ قسم اللہ کی ہم نہین چھوڑین گے اوس فعل کو جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کرتے تھے دیکھو حضرت عمر رضہ نے اور سب مسلمانون نے اس رمل کو طواف کی سنتون مین شمار کیا ہے اور کبھی ترک نہین کیا ہے اور یہہ جو آپ نے جہاد مین فرمایا ہے کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو تو اوس کی ہتیار کا مالک بھی وہی ہوگا شاہ صاحب نے یہان یہہ لفظ لکھا ہے کہ یون گمان کیا گیا ہے کہ یہہ حکم بھی آپ نے کسی مصلحت سے دیا تھا مگر نیچری نے اس گمان پر یقین کر لیا کہ بہت سے احکام اسی قسم مین داخل ہین اب یہان پھر وہ بات یاد کرنا چاہئے کہ جو کچھہ آپ نے عقل سے فرمایا اور اللہ نے منع نہین کیا وہ بات غلط نہین ہو سکتی دین مین عمل کرنا بہتر ہے اور اگر تاکید کی ہو تو واجب ہے اب اسکے بعد دیکھو نیچری نے شریعت کی کہلی کہلی حکمون کو شریعت سے باہر ٹھہرایا ہے وہ لکھتا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے

حدیث کی قسمون مین جو دقیق فرق بیان کیا ہے یعنی یہی نکتہ ہے جسکی طرف سب سے پہلے امام ابو حنیفہ کا ذہن منتقل ہوا اس بنا پر بہت سے مسائل مثلاً غسل جمعہ خروج النساء الی العیدین یعنے دونو عیدون مین عورتون کا نکلنا انما ذطلاق یعنے طلاق کا پڑہانا تعین جزیہ تشخیص خراج تقسیم غنایم وغیرہ مین جو حدیثین وارد ہین اون کو امام

ابو حنیفہ نے دوسری قسم مین داخل کیا ہے امام شافعی وغیرہ ان حدیثون کو بھی تشریعی حکمون مین
اے ایمان والو دیکھو نیچری نے کتنی بڑی تہمت امام ابو حنیفہ پر جوڑی غسل جمعہ کو شریعت کے
حکمون سے باہر سمجھا اب یہان غسل جمعہ کا احوال لکھنا ضرور ہے حدیث کی کتابون کے
بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ پہلے پہلے یہہ غسل یون مقرر ہوا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
مسجد تنگ تھی اور لوگ صوف کا یعنے اون کا لباس پہنتے تھے اور دن بھر اپنے
کام کاج مین مشغول رہتے تھے جب مسجد مین جمعہ کی نماز کو آتے تھے ایک کی بو سے
ایک کو ایذا ہوتی تھی اس باعث سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون کو غسل کا حکم دیا اور صاف فرما دیا کہ یہہ غسل واجب ہے پھر جب مسجد کشادہ
ہو گئی اور اون کے کپڑون کے سوا اور کپڑے لوگ پہننے لگے اور کام کاج اور محنت
بھی کم ہو گئی تب یہہ غسل واجب نہ رہا آپ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو اچھا کیا
اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے دیکھو اس نیچری نے اتنا دیکھ لیا کہ یہہ غسل ایک
مصلحت کے باعث سے تھا تو معاذ اللہ شرعی حکمون مین داخل نہین تھا اور یہہ نہ دیکھا کہ
جب مصلحت تھی تو غسل واجب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو فرما دین کہ واجب ہے
تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ شریعت مین داخل نہوا اور پھر جب واجب نہ رہا تو بھی آپ نے .
فرمایا کہ غسل افضل ہے اور جن جن حدیثون مین نماز جمعہ کے ثواب کا بیان ہے
اون حدیثون مین غسل کا اور خوشبو لگانے کا بھی ذکر ہے جن نعمتون کا ثواب آپ بیان فرما دین وہ
نیچری کے نزدیک شرعی حکمون مین داخل نہین امام ابو حنیفہ کے مذہب والون کے جتنی
کتابین ہین سب مین جمعہ کے غسل کو سنت لکھا ہے . مگر نیچری جھوٹھ بولنے سے نہین ڈرتے نہین
شرماتا اور عورتون کا عید کی نماز کے لئے آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ضرور تھا اور آپ
عورتون کو بڑی تاکید فرماتے تھے کہ عید گاہ مین ضرور آوین بوڑھی اور جوان عورتین سب

آدمیان اور جو حیض مین ہون پہنچی آوین عید گاہ سے الگ رہین مگر اوس خیر برکت کے
مقام مین حاضر ہین ان بڑی بڑی تاکیدون کو شرعی حکمون سے باہر سمجھنا نیچریونکا کام ہے
اس مقام مین نیچری نے لکھا ہے کہ حنفیون کی ساری فقہ کی بنا اسی قاعدہ پر ہے
اسی باعث سے حنفیون کے فقہ مین بڑی وسعت اور آزادی پائی جاتی ہے پھر لکھا ہے
افسوس یہہ قاعدہ اگرچہ نہایت صاف ہے مگر اور اماموں نے اس قاعدہ پر عمل نکیا اور اوسی عمدہ خیال
اثر سے رہے یہہ لکہکر لکہتا ہے کہ خلفای راشدین سے بڑہکر کون احکام شریعت کا نگہبان
ہوسکتا ہے اونہون نے کیا کیا نیچری کا صاف مطلب یہہ ہے کہ خلفای راشدین معاذ اللہ
ان باتون کو شرعی حکم [illegible] نہین سمجھتے تھے تب تو اونہون نے بعضے باتون کو موقوف کر دیا جیسے
صفحہ دو سو چودہ مین لکھتا ہے کہ حضرت عمر رض کی شروع خلافت تک امہات اولاد یعنی وہ لونڈیان
جن سے اولاد ہو چکی ہو عام طور پر خریدی اور بیچی جاتی ہین حضرت عمر رض نے اس رواج کو بالکل بند کیا
دیکھو نیچری نے کیسی بڑی بات اس بات کی بنا ڈالی کہ جو باتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین درست تھین ہم ان باتون کو معاذ اللہ حرام ٹھہرا سکتے ہین جب یہہ
قاعدہ جم گیا تو یہہ جو چیزین حضرت کے وقت مین حرام تہین انکو معاذ اللہ اپنی مصلحت سے
حلال ٹھہرا سکتے ہین اسی سبب سے لوگ جا بجا سود اور شراب کو حلال ٹھہراتے ہین
اور طرح طرح کی تقریرین [illegible] کرتے ہین یہہ بات جو نیچری نے لکھی ہے اوسکی اصل یون ہے کہ
ام الولد یعنی وہ شرعی لونڈی جس کے اپنے مالک سے لڑکا پیدا ہو تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین اول اول بیچی جاتی تھی مگر پھر آپ نے اوس کا بیچنا حرام کر دیا سنن ابن ماجہ مین
اس مقدمہ مین دو حدیثین موجود ہین [illegible] ابن عباس فرماتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو ایسا مرد ہو کہ اوس کی لونڈی اوس سے جنی تو وہ اوس کے پیچھے آزاد ہے
اور یہہ حدیث مسند دارمی مین بھی موجود ہے دوسری روایت ابن ماجہ مین یون ہے کہ

ابن عباس رض فرماتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابراہیم کی ماں کا ذکر ہوا
آپ نے فرمایا اعتقها ولدها یعنے اوس کو آزاد کر دیا اوس کی بیٹی نے اس کا
یہہ مطلب کہ آپ کی لونڈی جنکا نام ماریہ تھا ان سے آپ کے صاحبزادے ابراہیم
پیدا ہوے اونکا ذکر آپ کے سامنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ اوسکی بیٹی نے اوسکو آزاد کر دیا
اوسکا یہہ مطلب کہ ہمارا بیٹا ابراہیم جو اوس سے پیدا ہوا اوسکی باعث سے وہ آزاد ہوے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تھوڑے دنون تک بعض لوگون کو یہہ خبر نہین پہونچی تہی وہ
بیچتے ہونگی حضرت عمر رض کو جب یہہ حال معلوم ہوا اونہون نے اس حکم کو مشہور کیا امام محمد
کتاب الآثار مین فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی ابوحنیفہ نے وہ روایت کرتے ہین حماد سے وہ ابراہیم سے
وہ حضرت عمر رض سے کہ وہ پکارتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر ام الولد کی
بیچنے کی مقدمہ مین کہ وہ حرام ہے جب لونڈی اپنے مالک سے جنی وہ آزاد ہو گئی اور اسکے
اوپر اوسکے بعد لونڈی بنا نہین ہے دیکھو حضرت عمر رض صاف صاف ام ولد کے بیچنے کو
حرام کہتے مین یہہ ہرگز ہو نہین سکتا کہ جو چیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین حلال تہی
اوسکو آپ کے بعد حضرت عمر رض نے معاذ اللہ حرام ٹھہرا دیا مگر نیچری کنے یہہ تہمت حضرت عمر
پر اسلیے جوڑی کہ تہمت سے حکم قانونی مین شرعی نہین ہین ہم جس حکم کو چاہین گے
بدل دین گے جس حلال کو چاہین گے حرام ٹھہرا دینگے ای محمدی مسلمانو سورہ انعام کو دیکھو اللہ تعالی
کسقدر کافرون کو الزام دیتا ہے کہ تمنے بہت چیزون کو اپنے طرف سے کیون حرام ٹھہرا دیا ہی
اللہ نے تو کہین ان چیزون کو حرام نہین کر دیا اور سورہ نحل کی اخیر مین اللہ نے صاف فرمایا ہے کہ
اپنی زبان سے جھوٹہ موٹھہ کسی چیز کو حلال اور کسی چیز کو حرام مت ٹھہراو اللہ پر جھوٹ مت باندھو
جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہین وہ مراد کو نہین پہونچینگے دنیا مین تھوڑے دن فایدہ لے لین
آخر اون کے لیے دکھہ کی مار ہے یا اللہ نیچریون کے ہاتھ سے ہمارا ایمان بچائیو آمین

پھر نیچری اوسی صفحہ میں لکھتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کی سفر میں غیر مذہب والون پر جو جزیہ مقرر کیا وہ فی کس ایک دینار تھا حضرت عمرؓ نے ایران میں ۴۸ اور ۲۴ اور ۱۲ کے حساب سے شرطین مقرر کین۔ ہم کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جزیہ کی کوئی حد نہین باندہی تھی اگر حد باندہی ہوتی تو حضرت عمرؓ کی کیا طاقت تھی کہ اوس حد کو بڑہاتے یا گھٹاتے پھر نیچری اوسی صفحہ مین لکھتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت جب تقسیم کرتے تھے تو اپنے عزیز اور اقارب کا بھی حصہ لگاتے تھے خلفای راشدین مین کسی نے مگر نیچری جھوٹھہ بولتے ہین حصہ نہین دیا دیکھو ای محمدی مسلمانو نیچری نے یہان قران شریف کے حکم کو بھی قانونی حکم ٹھہرا دیا کیا اوسکو معلوم نہین ہے کہ اللہ تعالی سورہ انفال مین فرماتا ہے واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے تم جان لو کہ جو کچھہ تمنے لوٹا تو اسکا پانچوان حصہ اللہ کے واسطے اور رسول کے واسطے اور رشتہ دارونکے واسطے اور یتیمون کے واسطے اور مسکینون کے واسطے اس ایت کا مطلب اون لوگون نے یون سمجھا تھا کہ اس پانچوین حصہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رشتہ دارون اور یتیمون اور مسکینون مین سے جس کو جتنا چاہین دیوین پھر انہون نے یون سمجھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے نائب کو اختیار ہے کہ آپ کے رشتہ دارون کو اور اپنے رشتہ دارون کو اور یتیمون کو اور مسکینون کو جتنا چاہی اوتنا دیوے اور یہہ مطلب اس آیت کا نہین کہ ان سب کو برابر بانٹ دو یہہ ویسی بات ہے جیسے زکوٰۃ کے مقدمہ مین اللہ نے فرمایا کہ فقیرون کو اور مسکینون کو اور زکوٰۃ کے عاملون کو اور قرضدارون اور مسافرون کو اسی طرح آٹھہ قسم کے لوگون کا نام لیا تو اس کا مطلب یہہ ہوا کہ ان آٹھہ قسم لوگون مین سے جس قسم کے لوگون کو دیدیوین زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی بس اسی طرح غنیمت کے مال کا بھی حال ہے مگر نیچری نے یہہ خیال کیا کہ یہہ حکم جو اللہ نے قران مین

اپنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا ہے یہہ حکم بھی شریعت کے حکمون مین داخل نہین بلکہ قانونی حکم ہے خلفاؤن نے اسکو ادیا اس تحریر سے امام ابو یوسف کی کتاب الخراج بھی دیکھی ڈس سے دو تواون سٹھوین صفحہ مین بہت باتین نقل کین مگر اس مقام کو اوس کتاب مین نہین دیکھا یا جا لیح جہ کر چھپا رکھا امام ابو یوسف نے اس مقدمہ مین دو روایتن لکھی مین ایک یہہ کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضہ نے ہاشمیون کو حصہ نہین دیا دوسری روایت یہہ لکھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت مین حضرت علی رضہ کو ہاشمیون کے حصہ کا متولی کیا اونہون نے اوسکو تقسیم کیا پھر حضرت ابو بکرؓ نے بھی اون کو اوسکا متولی کیا اونہون نے اوسکو تقسیم کیا پھر حضرت عمرؓ نے بھی اون کو متولی کیا حضرت علی رضہ نے اوسکو تقسیم کیا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا مین امام شافعی کی بابت ایک روایت نقل کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی رضہ بھی ہاشمیون کو حصہ دیتے تھے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہین کہ میرے نزدیک ٹھیک بات یہہ ہے کہ حضرت عمر کی رای یہہ تھی کہ ذوی القربی کا حصہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری ہے لیکن اونکی رای یہہ نہین تھی کہ پانچوین حصہ کا پورا پانچوان حصہ اونکو دینا لازم ہے بلکہ اونکی رای یہہ تھی کہ حاکم اون کو اونکی حاجت کی موافق دیوے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین بھی رشتہ دارون اور یتیمون اور مسکینون کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ حاکم جسکے دینے کی زیادہ ضرورت دیکھے اوس کو مقدم رکھے اور جیسا اوس کی رای مین مناسب معلوم ہو ولیسا کرے پھر اوسی صفحہ مین لکھتا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بلکہ حضرت ابو بکر رضہ کے زمانہ مین تین طلاقین ایک سمجھی جاتی تھی حضرت عمر رضہ نے اپنی زمانہ خلافت مین منادی کر دی کہ تین طلاق تین سمجھی جاوے گی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کے سمجھنے والون نے یہان یون لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جو کوئی طلاق کا لفظ تین دفعہ بولدیتا تہا تو اوس کا مطلب یہ نہین ہوتا تہا کہ وہ جو تین طلاقون کی حد اللہ نے باندہی ہے کہ جدا جدا وقتون مین جب تین طلاق ہوجاوین تو وہ عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اوس سے پہر نکاح نہین کرسکتا وہ تین طلاق یعنے اکٹھی ایک ہی دفعہ دے دیہی یہ مطلب اون لوگونکا نہین تہا بلکہ فقط ایک ہی طلاق کی تاکید منظور ہوتی تہی کیونکہ وہ لوگ جانتے تہے کہ اللہ نے جدا جدا طلاق کا اذن دیا ہے وہ اکٹہی تین طلاق نہین دیتے تہے اور اگر یہ لفظ تین دفعہ اکٹھی بولتے تہے تو تاکید منظور ہوتی تہی اون لوگون سے ایسا اتفاق۔ کبہی کبہی ہوتا تھا جب حضرت عمر رض کا وقت آیا لوگون نے بہت کثرت سے تین طلاق دینی شروع کئے اور اون کے باتون کے قرینے سے ثابت ہوگیا کہ اون کی نیت یہ ہے کہ تین طلاق اکٹھی ایک ہی دفعہ دیتے ہین تاکہ پہر کوئی علاج مل جانے کا باقی نرہے یہ مطلب حضرت عمر رض کے اس قول سے سمجہا جاتا ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ جس کام مین اون کو ڈھیل تہی اوس کام مین اونہون نے جلدی کی جب حضرت عمر رض کو یہ ثابت ہوگیا اونہون نے فتوی دے دیا کہ جو کوئی تین طلاق اکٹھی دے گا اوسپر تین طلاق پڑجاینگے یعنے پہر وہ عدت کے اندر رجوع نہین کرسکتا اور بعد عدت کے دوبارہ اوس سے نکاح نہین کرسکتا نیچری اوس ہی صفحہ مین لکہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین شراب پینے کی سزا مین کوئی خاص حد نہین مقرر ہوئی تہی پہر حضرت ابوبکر نے چالیس دُرّے ٹھہرائے پہر حضرت عمر نے اسّی دُرّے کردی افسوس نیچری نے یہ نہ سوچا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص حد نہین مقرر کی مگر

چالیس چوٹ لکڑی اور جوتون وغیرہ سے آپ نے لگائی تہی مگر حد نہین باندہی تہی تو
اور لوگون نے کچہہ بڑہا دیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو معاذ اللہ بدل نہین
دیا اگر آپ ایک حد باندہ دیتے تو کسی کو گہٹانے بڑہانے کا اختیار نہین تہا یہ اسی
دُرّے حضرت علی رض کے مشورہ سے قایم ہوے تہے حضرت علیؓ نے فرمایا
کہ آدمی نشہ مین واہیات بکتا ہے اوس حالت مین کسی پر تہمت زنا کی بہی کرتا ہے
اور ایسی تہمت کرنے والے پر اللہ نے اسی قمچیان ٹہیرائی ہین دیکہو حضرت علیؓ نے
اللہ کے حکم پر قیاس کر کے اس مسئلہ کو قایم کیا مگر چونکہ یہ حکم صاف قرآن اور حدیث
مین نہین تہا اس لئے حضرت علی نے یہہ بہی فرمایا کہ شراب پینے والا اگر اسی قمچیون
مین مرجاے تو اوسکی خون کی عوض دیت یعنے مال دونگا کیونکہ یہ سزا حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ٹہیرائی یہ تو ہمنے اپنی راے سے مقرر
کئے ہین دیکہو اپنی راے کو اصل حکم شرعی مین داخل نہین کیا یہ سب مثالین
دیکر نیچری لکہتا ہے کہ کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ خلفاے راشدین کسی حکم کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرعی حکم سمجہکر اوسکی مخالفت کرتے تہے پہر صفحہ
دو سو پندرہ مین لکہتا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
فیض صحبت سے شریعت کے ادا شناس ہوگئے تہے اون کو یہ تمیز کرنا نہایت
آسان تہا کہ کون سی احکام تشریعی حیثیت رکہنے مین اور کون سی اوس حد مین
داخل نہین جن کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتم اعلم بامور
دنیاکم حضرت عائشہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک موقع
پر کہا کہ آج اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تو عورتون کو مسجد مین جانیکا
اذن ندیتے یہ صاف اس بات کی گواہی ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اذن کو شرعی اور لازمی حکم نہین قرار دیا
اے ایمان والو نیچری کے ہاتھ سے اپنا ایمان بچاؤ اصل بات اتنی ہے کہ کوئی حکم
فرض ہے کوئی سنت ہے شریعت مین دونو داخل ہین مگر جس مقام مین یہ خوف
ہو کہ سنت ادا کرنے کی لئے جائین گی تو وہ مقام ایسا ہے کہ وہان بڑے گناہ
مین پہنس جانے کا خوف ہے وہان اوس مقام مین نجانا چاہیے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد جب عورتون نے نیا نیا بناو سنگار نکالا تب حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ جو نئی نئی باتین عورتون نے نکالی ہین یہ باتین اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھتے تو عورتون کو مسجدون مین آنے سے منع کر دیتے دیکھو حضرت عائشہ نے
یون نہین کہا کہ یہ معاملہ دنیا کا ہے اسکو ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ
سمجھتے ہین بلکہ یہی خیال کیا کہ آپ خود شرعی مصلحتون کو خوب سمجھتے تھے اگر یہ وضع
عورتون کی دیکھتے بیشک اون کو مسجدون مین نہ آنے دیتے اس قاعدہ سے یہ
نہین نکلتا کہ جو حکم فرض نہو سنت ہو یا نفل ہو وہ معاذ اللہ شریعت سے باہر ہے
اوسپر کچہہ ثواب نہین ہے دیکھو اے غافلو اب تو ہشیار ہو جاو یہہ نیچری شرعی
حکمون کی مثالین لکھہ لکھکر اخیر مین وہ حدیث یاد دلاتا ہے جو آپ نے کھجورون کی
پیوند کرنے کے مقدمہ مین فرمایا ہے کہ اپنے دنیا کے معاملون کو تم ہی خوب جانتے
ہو نیچری کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہم جس حکم کو چاہین گے بدل دین گے اب
دیکھو نیچری دو سو بیسوین صفحہ مین لکھتا ہے کہ مجتہدین جنہون نے فقہ کے نام سے
ملکی اور شخصی قانون بنائی اون کی قانون بہت مشکل ہین امام شافعی وغیرہ کا
مذہب ہی کہ نکاح مین جو ثقہ نہو وہ گواہ نہین ہو سکتا ہمسایہ کو حق شفعہ نہین پہنچتا
پہر لکھتا ہے کہ امام ابو حنیفہ دنیاوی اغراض کے اندازہ شناس تھے اور تہوڑی سی

ضرور تون کو خوب سمجھتے تھے وہ ہر بات کو قانونی حیثیت سے دیکھتے تھے پھر دوسو بائیسوین صفحہ مین لکھتا ہے کہ امام صاحب نے فقہ کے اس دوسرے حصہ کو جس طرح جمع کیا وہ اس زمانہ کا نہایت وسیع قانون تھا چنانچہ آج تعلیم یافتہ دنیا مین ان ہی ابواب کے مسائل جو ترتیب دی گئی ہین جدا جدا قانون کے نام سے موسوم ہین مثلاً قانون معاہدہ قانون بیع قانون نکاح و مالگزاری تعزیرات ضابطہ فوجداری وغیرہ اسی بنا پر بعضے یوروپین مصنفون کا خیال ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فقہ کی جمع کرنے مین رومیون کے قانون سے بہت کچھہ مدد لی کیونکہ حنفی فقہ کے بہت سے مسئلہ رومیون کے موافق ہین پھر نیچری دوسو اوتیسوین صفحہ مین اس قول کو رد کرتا ہے پھر دوسو اکتیسوین صفحہ مین اس قول کی بھی مدد کرتا ہے اور یون لکھتا ہے کہ جب ایک مقنن کسی ملک کے لئے قانون بناتا ہے تو اون تمام احکام اور رسم اور رواج کو سامنے رکھہ لیتا ہے جو اوس ملک مین اوس سے پہلے جاری تھی اونمین سے بعض کو وہ بعینہ اختیار کرتا ہے بعض مین ترمیم و اصلاح کرتا ہے بعض کی بالکل خلافی کرتا ہے بے شبہہ امام ابو حنیفہ نے ایسا ہی کیا ہوگا لیکن اس حیثیت سے وہ رومیون کی بہ نسبت فارسیون کے قانون سے زیادہ مستفید ہوے ہون گے کیونکہ اول تو وہ خود فارسی الاصل تھے اور اون کی زبان مادری فارسی تھی دوسرے اون کا وطن کوفہ تھا اور وہ فارس کے علاقہ مین داخل تھا اے محمدی مسلمانو نیچریون سے اللہ کی پناہ مانگو اس نیچری نے اپنے سمجھہ مین بڑی بڑی دلیلین اس بات پر قایم کین کہ امام ابو حنیفہ نے معاذ اللہ ملک روم کی نصاری کا رسم و رواج دیکھہ اور ایران کے آگ پوجنے والون کا رسم و رواج دیکھہ کر اوس مین سے چن چن کر ایک قانون بنایا نیچری نے بہت مثالین دی ہین کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب نکاح اور

تجارت وغیرہ کے مسائل مین بہت آسان ہے یہ دلیل اسکی ہے کہ اونہون نے لوگون کا لحاظ کرکے ایسا قانون بنایا جس پر لوگون سے عمل ہو سکے اے محمدی مسلمانو اس نیچری سے پوچھو کہ امام ابو حنیفہ نے یا اون کے شاگردون نے کس کتاب مین لکھا ہے کہ آپس کے معاملون کے مسئلے ہمنے مجوسیون اور نصرانیون کے قانون سے نکالے ہین اون لوگون کا کلام تو تمام کتابون مین یہی لکھا ہے کہ ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرتے ہین اور جہان قرآن اور حدیث مین صاف حکم نہین پاتے وہان یون قیاس کرتے ہین کہ قرآن یا حدیث مین کوئی مسئلہ اوس طرح کا ملتا ہے اوسی پر دوسرے مسئلہ کو بھی قیاس کر لیتے ہین ہر طرح قرآن اور حدیث کی طرف رجوع کرتے ہین نیچری کا امام صاحب پر یہہ گمان بلکہ یقین ہے کہ اونہون نے ظاہر مین یون کہکر مسلمانون کو دہوکا دیا اور چپکے چپکے کافرون کے قانون سے مسئلے نکالے یہ کام منافقون کا ہی ہمارے امام ابو حنیفہ اور ہمارے سب مجتہد اس عیب سے پاک ہین اللہ تعالی سورہ نسا مین فرماتا ہے الم تر الی الذین یزعمون انھم اٰمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلھم ضلالا بعیدا اللہ تعالی فرماتا ہے اے محمد کیا تو نے نہین دیکھا اون لوگون کو جو کہتے ہین کہ وہ ایمان لائے ہین اوس کلام پر جو تیری طرف اوتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اوتارا گیا وہ چاہتے ہین کہ فیصلہ لیجاوین شیطانون کے پاس اور اون کو حکم یہ ہوا کہ اوس سے منکر ہون اور شیطان چاہتا ہے کہ اون کو بہکا کر دور لیجاوے اے محمدی مسلمانو کافرون کے قانون کے موافق فیصلہ کرنا اور قرآن اور حدیث کی طرف رجوع نکرنا یہہ کام منافقون کا ہے اس نیچری نے بہت بڑے عیب کی تہمت امام ابو حنیفہ پر جڑی اور اوس

عیب کو ہنر سمجھا سارا مطلب نیچری کا یہ ہے کہ مسلمانون کو چاہیے کہ قانون انگریزی
پر عمل کرین اور قرآن اور حدیث کو چھوڑ دین یا اللہ دجالی فتنون سے بچا یو آمین نیچری
کی ساری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور سب مجتہد جتنے تھے
سبھون نے دنیا کے معاملون مین ایک ایک قانون اپنی اپنی عقل سے بنایا۔ مگر
امام ابوحنیفہ کا قانون بہت آسان ہے اوپر تو کہہ چکا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے سوا
سب امامون نے قانونی حکم کو بہی شرعی حکم سمجھا اب یہان سب مجتہدون پر عقل
سے قانون بنانیکی تہمت جوڑتا ہے اور صفحہ دوسو [illegible] مین صاف لکھتا ہے
کہ اگر اسلام مین کوئی شخص واضع قانون گذرا ہے تو وہ صرف امام ابوحنیفہ ہین
مسلمانون مین قانون بنانے کا کام ہمیشہ اون لوگون کے ہاتھ مین رہا جو مذہبی پیشوا
تھے اور اون لوگون مین جن باتون کی نہایت قدر تھی وہ یہ ہین دنیا کی امور سے کنارہ کشی
لوگون سے کم ملنا معاملات مین سختی عام واقعات سے بیخبری غیر مذہب والون سے
نفرت یہ تمام باتین وہ ہین جو تمدن یعنے شہر مین باہم ملکر رہنے کے برخلاف ہین
اے ایمان والو وہ جو اصل جڑ ہمارے ایمان کی ہے کافرون سے نفرت رکھنا اور
اون کے رسمون سے بچنا اور لوگون سے بے ضرورت ملاقات نکرنا اکیلے ہو کر
مین اللہ کی یاد مین مشغول رہنا جو ہمیشہ پکے ایمان والون کا طریقہ تہا ان باتونکو نیچری
ناپسند کرتا ہے اور امام مالک اور امام شافعی وغیرہ اماموں کے ان باتونکو [illegible] اور امام
ابوحنیفہ کو اپنے مذہب کا مددگار جانتا ہے نیچری کے نزدیک امام ابوحنیفہ معاذ اللہ
غیر مذہب والون سے یعنے یہود اور نصاریٰ اور مجوس سے نفرت نہین رکھتے تھے
اور دنیا دارون سے بہت ملتے تھے اس باعث سے دنیا کی معاملون سے
خوب واقف تھے تب ہی تو اونہون نے معاذ اللہ نصاریٰ اور مجوس کا قانون

دیکھہ کر قانون بنایا ہے اے محمدی مسلمانو یہہ وہی لوگ ہین جو آسمان کو دیکھہ رہے ہین
اور کہتے ہین کہ آسمان نہین ہے امام ابو حنیفہ سب محمدی مسلمانون کی طرح یہود
اور نصاریٰ اور مجوس سے بہی بہت نفرت رکہتے تہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مین
فرماتا ہے اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناو امام ابو حنیفہ
قرآن اور حدیث کے تابع تہے اور ہمیشہ ڈرتے رہتے تہے کہ قرآن اور حدیث
کے اشارون کے سمجہنے مین کہین غلطی نہو جاوے امام ابو حنیفہ اور ہمارے
سب مجتہد انہین باتون کو اپنی نجات کا وسیلہ جانتے تہے کافرون سے
نفرت رکہنا اور دنیا سے رغبت نہ کرنا اور نہایت تقوی اور پرہیزگاری اور اللہ کی
عبادت کثرت سے کرنا یہی اونکا حال تہا امام ابو حنیفہ نے قاضی ہونا قبول نکیا
اور حاکم کی قید اوٹہائی اور کوڑون کی مار کہائی اور اوسی قید مین دنیا سے سفر کیا۔
ہمارے دین کے سب سردارون کا یہی طریقہ تہا کہ ہر بات مین یہ دہیان رکہتے
تہے کہ قرآن اور حدیث کا اشارہ کدہر پایا جاتا ہے اوسی طرف چلتے تہے اور
دنیا والون کی طرف ہرگز خیال نہین کرتے تہے یہی جڑ ہمارے ایمان کی ہے
نیچری لوگ اس جڑ کو دلون مین سے کہود رہے ہین سب مجتہدون کو قانون کا
بنانے والا ٹہیراتے ہین اسی دن کے واسطے امام ابو حنیفہ نے فرمایا تہا کہ ہمارے
قول پر فتوی دینا فقط اوسی شخص کو حلال ہے جو جان لیوے کہ ہمنے جو بات
کہی ہے کہان سے کہی ہے یعنے کس آیت اور حدیث کے اشارے سے
یہہ بات نکالی ہے نیچری کے نزدیک امام ابو حنیفہ نے ہمسایہ کے لئے حق
شفعہ ثابت کیا تو دنیا والون کے لحاظ سے کیا کہ لوگ راضی رہین اور حقیقت یون
ہے کہ ہمسایہ کی شفعہ کے مقدمہ مین حدیث رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچی

جو امام محمدکی کتاب الآثار مین موجود ہے اور اس مقدمہ مین کئی حدیثین صحیح بخاری
اور سنن نسائی وغیرہ مین موجود ہین امام شافعی کو دوسری حدیث پہونچی کہ جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم اوسی چیز مین کیا جسکی تقسیم نہین ہوئی پہر جب حدین
پڑگئین اور رستی پہیر دی گئی تو شفعہ نہین ہے امام شافعی کے نزدیک اس حدیث کے
موافق جو زمین دو شخصون مین مشترک ہے اور ابہی تقسیم نہین ہوئی ہے
اوس مین شفعہ ہی بعد تقسیم کی پہر شفعہ نہین اور جن حدیثون مین ہمسایہ کو بہی
شفعہ فرمایا وہ حدیثین شاید امام شافعی کو نہین پہونچین یا پہونچین اور اون کے
کسی راوی پر بہول چوک کا گمان کیا اب وہ حدیثین بخاری وغیرہ کی تحقیق سے
خوب طرح ثابت ہوگئین اب حدیث والون کو یون سمجہنا ضرور ہے کہ بہت
بڑی تاکید شفعہ کی جب ہی تک ہے جب تک حدین نہین پڑین پہر جب
حدین پڑگئین تو اوس تاکید کا شفعہ نہین ہے مگر حق ہمسایہ کا شفعہ باقی
ہے اوس کی رعایت بہی بہت ضرور ہے شریعت مین بہت حکم ایسے ہین کہ
ایک کی تاکید دوسرے سے زیادہ ہے یہہ ایک نمونہ اون لوگون کے
احوال کا سمجہنے کے لئے کافی ہے وہ لوگ نماز روزہ حج وزکوٰۃ نکاح تجارت
وغیرہ سب کامون مین قرآن اور حدیث کی تلاش کرتے تہے اگر صاف حکم
نہین ملتا تہا تو قرآن اور حدیث کے اشارون سے کوئی مطلب نکالتے تہے
ہونیوالون پر آسان حکم نکلے یا مشکل اس نیچری نے امام صاحب کو نیچریونکا
امام ٹہیرانے کے لئے نکاح اور طلاق کے آسان آسان مسئلے حنفیون کے
فقہ سے چن کر لکہدئے اور مشکل مسئلے چہوڑدئے کیا اس نیچری کو خبر
نہین کہ حنفیون نے طلاق کے مقدمہ مین بہت سختی کی ہے جن کلمون مین

اشارہ طلاق کا نکلتا ہو اور کوئی شخص وہ لفظ غصہ مین کہہ بیٹھا پہر کہتا ہے کہ میری
نیت طلاق کی نہین تہی حنفی اوسکے قول کو نہین مانتے اور کہتے ہین کہ غصے
کے قرینے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اوس کی نیت طلاق کی تہی اگر کوئی شخص
کسی پر زبردستی کرکے مار پیٹ کرکے طلاق دلوادے تب بہی امام ابوحنیفہ کے
نزدیک طلاق پڑجاتا ہے امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک یہہ طلاق نہین
پڑتا اگر کوئی شخص نشہ پی کر نشے مین طلاق دے تو بہی امام ابوحنیفہ کے نزدیک
طلاق پڑجاتا ہے امام شافعی کے نزدیک نہین پڑتا اور بہی کئی صورتین طلاق
کی ہین جن مین اکثر اماموں کے نزدیک طلاق پڑجاتا ہے اور بعضے بڑے
بڑے مجتہدون کے نزدیک نہین پڑتا ہے حنفیون کے مسئلے نکاح اور
طلاق کے مقدمۃ مین اسقدر سخت ہین کہ اس زمانہ مین شاید بہت تہوڑے سے
نکاح حنفی مذہب کے موافق صحیح ہووین گے اسی طرح جن کلمون مین ایک
معنی کفر کے نکلتے ہون اون کلمون مین بہی حنفیون نے بڑی سختی کی ہے۔
امام ابو یوسف کے سامنے ایک شخص نے یہہ حدیث بیان کی کہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کدو سے رغبت تہی دوسرا شخص بولا کہ
مجہکو کدو سے رغبت نہین امام ابو یوسف بولے تلوار لاؤ اس کو قتل
کرین یہہ دین سے پہر گیا جب اوس نے توبہ کی اور کلمہ پڑہا جب اوسکو چہوڑا
ظاہر یون ہے کہ اوس نے اپنی طبعیت کا حال بیان کیا تہا طبعیت پر اختیار
نہین ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے اوس کو
انکار نہین تہا کفر کی روک کے کیلئے اون لوگون نے یہہ بند وبست کئے تہے
اون لوگون کو دنیا کا اور دنیا والون کا ہرگز لحاظ نہین تہا جس جگہہ اون کو قرآن

اور حدیث سے جیسا اشارہ سمجھہ مین آتا تہا ویسا کرتے تہے اور بعضے جگہہ
قرآن اور حدیث کے اشارہ سے دو مطلب سمجھے جاتے تہے ایک آسان
ایک مشکل ہے تو جس مجتہد نے مشکل حکم کو لیا اون کی نیت یہہ تہی کہ شبہہ کی
چیزون سے بچنے کی تاکید قرآن اور حدیث مین آئی ہے شبہہ سے بچنا
بہت بہتر ہے اور جس نے آسان حکم کو لیا وہان دنیا والون کی راضی رکہنے
کا ہرگز خیال نہین کیا بلکہ یہہ سونچا کہ قرآن اور حدیث مین یہ بہی فرمایا ہے کہ
دین مین کچہہ حرج اللہ نے تمپر نہین رکہی دین اللہ کا آسان ہے لوگون پر
آسانی کرو مشکل مت ڈالو ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
مین سب طرح کے حکم نکلتے ہین جو ہمت والے ہین وہ مشکل حکمون پر عمل
کرسکتے ہین جو دل کے کچے ہین اون پر بہی دروازہ رحمت کا کہلا ہوا ہے
اے ایمان والو دل کی آنکہین کہولو کہ ہر سو رہے ہو جلدی جاگو ایک بہت بڑا
حکم اللہ کا جو صاف صاف قرآن مجید مین اور حدیث شریف مین موجود ہے
اور اوس کا مطلب بہی ایسا صاف ہے کہ کسی مجتہد نے آجتک اوس کا دوسرا
مطلب نہین سمجہا ایسے صاف حکم کو اس نیچری نے لکہدیا کہ یہہ حکم مسلمانون
کے دین مین نہین ہے بلکہ معاذ اللہ صاف غلط ہے دیکہو صفحہ دوسو چوہتر وین
مین یہہ نیچری قرآن کے صاف حکم کو جہٹلاتا ہے اور لکہتا ہے کہ زمانہ جاہلیت
مین یہہ دستور تہا کہ قتل عمد کے مقدمہ مین مالی معاوضہ دے دینا کافی سمجہا
جاتا تہا اور اوسکو دیت کہتے تہے اسلام نے اوسکو باطل کیا اور دیت کو جو ایک
قسم کا جرمانہ ہے صرف شبہ عمد اور قتل خطا مین جائز رکہا اور اوسکی مقدار مسلمان
اور ذمی کے لئے یکسان مقرر کی اس کے بعد نیچری نے سورہ نسا کی آیت

لکھی ہے جس مین اللہ تعالی نے صاف حکم فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کرے تو اوسکو ایک گردن کا یعنے ایک غلام یا ایک لونڈی کا آزاد کرنا ہے جو ایماندار ہووے اور جو شخص قتل ہوا اوسکے لوگون کو دیت دینی ہوگی مگر یہہ کہ وہ لوگ معاف کردیوین پہر اللہ تعالی فرماتا ہے فان کان من قوم عدو لکم وھو مومن فتحریر رقبۃ مومنۃ پہر اگر وہ ہووے ایک قوم مین سے جو تمہارے دشمن ہین اور وہ خود ایماندار تہا تو آزاد کرنا ہے ایک گردن کا جو ایماندار ہو دیکہو اے ایمان والو نیچری نے اتنا ٹکڑا اس آیت کا نہین لکھا کیونکہ اللہ نے اس صورت مین کافرون کو دیت دینے کا حکم نہین کیا اللہ تعالی صاف فرماتا ہے کہ جو لوگ تمہارے دشمن ہین یعنے کافر ہین اور تم سے اون سے لڑائی ہے اور ان مین کا ایک شخص مسلمان تہا اور کسی مسلمان نے اوسکو نہ پہچانا اور کافر سمجہکر اوسکو قتل کرڈالا تو اوس غلطی کے بدلے ایک لونڈی یا غلام مسلمان کو آزاد کرے اور دیت اوسکی وارثون کو نہ دے کیونکہ اوس کے وارث مسلمانون کے دشمن ہین اسکے بعد اللہ تعالے فرماتا ہے وان کان من قوم بینکم وبینھم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اھلہ وتحریر رقبۃ مومنۃ اور اگر وہ ہووے اس قوم مین سے کہ تم مین اور اونمین عہد ہی تو دیت پہونچانا اوسکے گہر والون کو اور آزاد کرنا ایک گردن کا جو ایماندار ہو دیکہو اس کا ظاہر مطلب یہہ ہے وہی شخص جو ایماندار ہے جس کا ذکر اوپر ہوچکا وہ ایسی قوم مین سے تہا جن سے ہم سے صلح ہے یعنے وہ لوگ کافر ہین مگر مسلمانون سے صلح رکہتے ہین اور اونمین سے ایک شخص مسلمان تہا اوس کو کسی نے نہ پہچانا اور کافر سمجہہ کر غلطی سے

قتل کرڈالا تو اوس کے گہر والون کو دیت بہی دینی چاہیئے اور ایک گردن بہی
آزاد کرنی چاہیئے امام شافعی نے یہی مطلب سمجہا ہے مگر امام ابو حنیفہ نے
یون سمجہا ہے کہ اگر وہ شخص اون لوگون مین سے ہو کہ ان مین اور تم سے صلح
ہے یعنے وہ خود بہی مسلمان نہ ہو اور کسی مسلمان نے اوس کو غلطی سے
قتل کرڈالا تو دیت بہی دینی چاہیئے اور ایک لونڈی یا غلام مسلمان کو بہی آزاد
کرنا چاہیئے اس اختلاف مین ہمکو کچہہ کلام نہین مگر نیچری نے یہہ بڑا غضب
کیا کہ قتل عمد مین دیت سے صاف انکار کیا اور قرآن مجید کی آدہی آیت لکہی
آدہی چہوڑ دی وہ آیت یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم القصاص
فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی اے ایمان والو فرض
کردیا گیا تم پر بدلہ برابری کا قتل ہوگئے ہو دون مین صاحب کے بدلی صاحب
اور غلام کے بدلی غلام اور عورت کے بدلی عورت اس کا یہہ مطلب کہ
ہر صاحب دوسرے صاحب کے برابر ہے ہر غلام دوسرے غلام کے
برابر ہے اشراف اور کم ذات کا فرق نہین دولتمند اور فقیر کا فرق نہین
جیسے کفر مین معمول ہو رہا تہا یعنے قاتل ہر حالی مین مقتول کے بدلے مارا جاے
خواہ شریف ہو یا رزیل مرد ہو یا عورت اتنی آیت کو لکہکر دوسری چہوڑ دی
نیچری لکہتا ہے کہ اسلام نے دیت کو باطل کردیا اور دیت کو فقط قتل
عمد اور قتل خطا مین درست رکہا ہے لکہکر پہر لکہتا ہے کہ یہہ بات صاف قرآن
سے ثابت ہے اور امام ابو حنیفہ اسی کے قائل ہین اے ایمان والو قتل
کے تین قسم ہین ایک یہہ کہ کسی نے غلطی سے کسی کو قتل کیا یعنے کسی
نے جانور کو تیر مارا اور وہ کسی مسلمان آدمی کو لگ گیا اور وہ مرگیا یا ایک

مسلمان کافرون مین ملا ہوا تہا اوس کو کافر سمجہہ کر مار ڈالا اوس کے بدلے دِیَت
یعنے مال ادینا ہی خون کے بدلے خون نہین ہے دوسری شِبہ عمد یعنے جان
بوجہہ کر تو نہین قتل کیا مگر جان بوجہہ کر قتل کرنے کے مانند ہے جیسے کسی کو لاٹھی
سے یا کوڑے سے اتنا مارا کہ وہ مرگیا تو ظاہر یون ہے کہ اوسکی نیت مار ڈالنے
کی نہین تہی اگر یہہ نیت ہوتی تو تلوار سے مارتا اس قسم کے قتل مین بہی خون کے
بدلے خون نہین ہے خون کے بدلے مال کا دے دینا حکم ہے تیسری قسم
قتل کی وہ ہے کہ تلوار سے یا کسی اور ہتیار سے قتل کیا جس سے آدمی قتل ہوجاتا
ہے تو یہہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے اور اللہ تعالی نے اس مین برابر کا بدلہ لینا فرض
کیا ہے اور دو تین مثالین اس کے دی دی ہین ایک یہہ کہ صاحب کے بدلے
صاحب یعنے ایک نے ایک کو قتل کیا اور دونو شخص آزاد تہے کسی کے غلام
نہین تہے تو قاتل مارا جاوے گا اگرچہ قاتل دولتمند اور مقتول فقیر ہو اسی طرح
ایک غلام نے دوسرے غلام کو قتل کیا تو قاتل ضرور مارا جاوے گا اگرچہ قاتل
خوبصورت ہو اور مقتول بدصورت ہو اسی طرح ایک عورت نے دوسرے عورت
کو قتل کیا تو قتل کرنے والی عورت قتل کی جاوے گی اگرچہ قتل کرنے والی دولتمند
ہو اور قتل کی ہوی فقیر ہو یا قتل کرنے والی خوبصورت ہو اور جو قتل ہوئی وہ بدصورت
ہو یہہ تین مثالین اللہ نے دین پہر حدیث سے ثابت ہوا کہ مرد عورت کے بدلے
قتل کیا جاوے گا اس نیچری نے اس آیت کو اتنا ہی لکہا ہے اس کے بعد
جو اللہ تعالے نے صاف صاف دِیَت کا اذن دیا ہے اوسکو چہوڑ رکہا اس کے بعد
اللہ تعالے فرماتا ہے فمن عفی لہ من اخیہ شئ فاتباعٌ بالمعروف واداء الیہ
باحسان یعنے پہر جس کو معاف کر دی گئی اوسکے بہائی کے طرف سے کچہہ چیز

تو چاہیئے مرضی پر چلنا موافق دستور کے اور ادا کرنا اوس کے طرف بہلائی کے
ساتھ اس کا صاف مطلب یہہ ہے کہ جو شخص قتل ہوا اوس کا وارث جو قاتل کا مسلمان
بہائی ہے اوس نے قاتل کو کوئی چیز معاف کر دی یعنے بدلہ لینا معاف کر دیا اور
دیت پر راضی ہو گیا تو اوس کو چاہیئے کہ تقاضا موافق دستور کے کرے تقاضہ مین
سختی نہ کرے اور قاتل کو چاہیئے کہ دیت کو اچھی طرح ادا کرے ٹال ٹول نکرے
نیچری صاف اس حکم کا انکار کرتا ہے اور دو سو چہتروین صفحہ مین صاف لکہتا ہے
کہ امام شافعی قتل عمد مین یعنے جان بوجہہ کر قتل کرنے مین بہی مالی معاوضہ ادا
کرنا کافی سمجہے ہین حالانکہ قرآن مجید مین قتل عمد کی حالت مین قصاص کا حکم ہے
دیت کی کہین اجازت نہین اور یہی اقتضاے عقل ہے جاہلیت مین قتل
مقدمات دیوانی کی حیثیت رکہتا تہا اور اسوجہہ سے مالی معاوضہ اوس کا بدل
ہو سکتا تہا لیکن اسلام الیی غلطی کا مرتکب نہین ہو سکتا تہا اے ایمان والو
دیکہو یہہ نیچری زور و شور سے کہا ہوا جہوٹھ بولتا ہے اور دیت کا حکم جو صاف
قرآن مجید مین موجود ہے اوسکو چہپاتا ہے اور صاف کہتا ہے کہ دیت کی
کہین اجازت نہین اور کہتا ہے کہ عقل کا تقاضا یہی ہے اس کا جواب
یہ ہے کہ ہان وہ عقل جو تیرہوین صدی کے اخیر مین پہیلی ہے اوسکا تقاضا
یہی ہے کہ قرآن شریف مین جو صاف باتین موجود ہین اون کا مطلب ادہر
سے اودہر پہیر کر نصارے کے قانون کے موافق کر دو یہہ تقاضا اس عقل
کا ہے جس نے حیا کا پردہ بالکل اوٹہا دیا اور کہلے کہلے باتون کا جہٹلانا شروع
کر دیا اس نیچری نے بالکل خیال نکیا کہ قرآن مجید ترجمون اور تفسیرون سمیت
جا بجا موجود ہے میری بات کو کون عقلمند مانے گا اور حنفیون کی کتابین بہی جا بجا

کون اصلی حنفی میرے قریب مین آوے گا ہدایہ جو حنفیون کی بڑی مشہور کتاب
ہے اوسمین لکھا ہے العمد ما تعمد ضربہ بسلاح او ما اجری مجری السلاح
کالمحدد من الخشب والمروة المحددة والنار یعنے جان بوجھہ کر قتل کرنے کا
یہہ مطلب ہے کہ جان کر مارا ہتیا سے یا اوس چیز سے جو ہتیار کی جگہہ پر
ہے جیسے لکڑی تیز کی ہوئی پتھر تیز کیا اور آگ و موجب ذلک الماثم والقود الا ان یعفو
الاولیاء او یصالحو اور اوس کی باعث سے گناہ ثابت ہوتا ہے اور بدلہ لینا
لازم ہوتا ہے مگر یہہ کہ وارث لوگ معاف کر دین یا صلح کر لین پہر ایک
باریک اختلاف یون لکہا ہے کہ حنفیون کے نزدیک اصل وہی بدلہ لینا
ہے مگر یہہ کہ وارث معاف کر دین یا مال پر راضی ہو جاوین اور امام شافعی کا
ایک قول اسی کے موافق ہے اور دوسرا قول امام شافعی کا یہہ ہے کہ
وارث کو دو باتون مین سے ایک مین اختیار ہے دونون مین سے ایک کو اختیار
کرے یہہ ایک باریک بات ہے مگر دیت کی اجازت جو صاف صاف
اللہ نے دی ہے اوس کا مطلب آج تک کسی حنفی اور کسی شافعی نے
انگریزی قانون کے طرف نہین پہیرا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ
جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے مکہ کو فتح کیا آپ
وعظ فرمانے کے لئے کہڑے ہوے اور اللہ کی تعریف کی اور بہت کچھہ
بیان فرمایا اوس مین یہہ بہی ہے کہ جس کا کوئی شخص قتل کیا گیا اوس کو دو
باتون مین جو بہتر معلوم ہو وہ کرے یا اوس کو دیت دی جاوے یا بدلہ
دلوا دیا جاوے یہہ حکم شریعت محمدی کا بہت کہلا ہوا ہے اس سے
بڑہ کر یہہ ہے کہ اللہ نے بالکل معاف کرنے کی بہی اجازت دی ہے اگر

اگر وارث کہین کہ ہمنے بالکل معاف کردیا نہ خون کے بدلے خون کرین گے نہ مال لین گے اسطرح معاف کرنے والون کو بہت بڑا ثواب ہے اللہ تعالےٰ نے سورہ مائدہ مین فرمایا ان النفس بالنفس یعنے جان کے بدلے جان اسکے بعد فرمایا کہ آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخمون مین برابر کا بدلہ پہر فرمایا فمن تصدق بہ فہو کفارۃ لہ یعنے پہر جس نے بخشدیا اوسکو تو وہ پاک کرنے والا ہے اوسکے لئے یعنے بالکل معاف کردیا تو اوسکے گناہ بخشدئے گئے اس مقدمہ مین بہت حدیثین آئی ہین کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم اوسکو معاف کردے اوسکے واسطے بڑے بڑے درجہ ہین یہہ شریعت رحمۃ للعالمین کو اللہ نے ایسی دی ہے جس کے ہر ہر حکم مین رحمت بہری ہوئی ہے جو حکم قہر کا ہے اوسمین بہی رحمت ملی ہوئی ہے۔

فائدہ عظیمہ امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ تم مین مشابہت ہے عیسیٰ علیہ السلام کی یہودیون نے اونسے بغض رکہا۔ یہانتک کہ اونکی مان پر بہتان جوڑا اور نصاری نے اونسے یہان تک محبت رکہی کہ اونکا وہ مرتبہ ٹہرایا جو مرتبہ اونکے لئے نہین ہے یعنے اونکو دوسرا خدا ٹہیرایا آپ کی اس پیش خبری کا یون ظہور ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حکومت کے وقت بہت لوگ آپ سے برخلاف ہوکر لڑے پہر ایک فرقہ وہ پیدا ہوا جنہون نے آپ کے قتل کرنے کو بڑا ثواب سمجہا وہ لوگ خارجی کہلائے اونہون نے حضرت علی رض پر تہمت شرک اور

کفر کی جوڑی جسطرح یہودیون نے شرک اور کفر کی تہمت حضرت عیسی پر جوڑکر قتل کا فتوی دیا تھا ان خارجیون مین سے ایک مردود نے حضرت علی رض کو شہید کیا ایک فرقہ وہ نکلا تھا جنہون نے حضرت علی رض کو خدا ٹہرایا تھا آپ نے اون کو بہت سمجہایا اونہون نے کسی طرح نہ مانا آپ نے اون سب کو آگ مین جلا دیا اوس فرقہ کے لوگ اب بہی موجود ہین نصیری کہلاتے ہین حضرت علی مین نمونہ حضرت عیسی علیہ السلام کا تہا اسی طرح امام ابو حنیفہ مین نمونہ حضرت علی رض کا ہے بہت لوگون نے آپ سی بغض رکہا اور طرح طرحکی تہمتین جوڑین اور بہت لوگون نے آپ کا مرتبہ ایسا حد سے بڑہایا کہ اللہ کی پناہ اس زمانہ مین دونو فرقون کا جا بجا زور ہے جن لوگون نے حضرت علی کو حد سے بڑہایا اون مین ایک فرقہ وہ ہے جو اون کو خدا تو نہین جانتے مگر کہتے ہین کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین جو حضرت علی نے بیان فرمائین بس فقط وہی حدیثین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ہین اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رض کو اور بہت سے اصحابون کو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین حضرت عایشہ کو جہوٹا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ان لوگون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے حدیثین اپنی دل سے جوڑلین ہین اسی طرح امام ابو حنیفہ کو جن لوگون نے حد سے بڑہایا ہے وہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثین امام ابو حنیفہ کو نہ ملی ہون اور اوکے سوا اور اماموں کو ملی ہون تو اور اماموں کا کچہہ اعتبار نہین امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی تحقیق کی ہوئی حدیثون کو نہین مانتے ہین

خصوصًا امام بخاری اور امام مسلم اور امام ابوداؤد اور امام نسائی اور امام ترمذی کو اور بڑے بڑے حدیث کی تحقیق کرنے والون کو لی حقیقت سمجھتے ہین اور اپنی زبان سے اور قلم سے طرح طرح کی بے ادبیان دین کے سردارون سے کرتے ہین چنانچہ اپنے رسالے چہپوا رہے ہین۔ یا اللہ ہمکو قرآن اور حدیث کے سایہ مین رکہیو آمین یہہ مصیبت تو بہت بہت سے تہی مگر اب یہہ بڑی مصیبت آئی کہ جو شخص نیچری مذہب کا استاد ہے اوس نے اپنا نام نعمانی رکہا اور محمدی مسلمانون کی امام ابوحنیفہ کو جو ہمیشہ اللہ اور رسول کے حکم مانتے رہے اونکو آگ پوجنے والے کافرون کا اور نصاری کا شاگرد اور تابعدار ٹہیرایا اور ان کافرون کے قاعدون پر چلنا اسی کا نام حنفی مذہب رکہا اور بہت سے جہوٹہہ موٹہہ کے حنفی اوسکے تابع ہوگئی ایک بڑی مجلس علماون کی جو سال بہر کے بعد شہر کانپور مین اور لکھنو مین تین برس سے جمع ہوتی ہے اوس مجلس والون نے اوسکو اپنی مجلس کا سردار بنایا اور شمس العلما یعنے علماؤن کا آفتاب اوسکو خطاب دیا وہ اوس مجلس مین وعظ کہتا ہے اور نیچری بہی وعظ کہتے ہین اور اپنے رسالون مین اوسکی علم کی اور اوسکے کتابون کی اور بہی بڑے بڑے نیچریون کی تعریفین کرتے ہین جب بہت سے محمدی علماون نے ہر طرح سے اون کو سمجہایا تب ایک مولوی صاحب جو اوس مجلس کے طرفدار ہین اونہون نے اپنے رسالہ مین یہہ جواب دیا ہے کہ بخاری اور مسلم وغیرہ حدیث کی تحقیق کرنے والون نے خارجی اور رافضی وغیرہ گمراہ فرقون سے حدیثین سنی ہین اور اون کو اپنا استاد بنایا ہے پہر ہمنے اگر کسی رافضی یا نیچری کو ملایا اور اون سے کوئی خاص مطلب بیان کروایا جسمین سچے مذہب کا

کچھہ نقصان نہین تو ہمنے کیا قصور کیا اے محمدی مسلمانو خارجی اور رافضی مین
ایمان کی اصل جڑ موجود ہے اللہ کو اکیلا جانتے ہین اور قرآن جو ہمارے پیغمبر برحق
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے اوتارا اوسکو اللہ کا کلام جانتے ہین۔
اسی طرح ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو اللہ نے حضرت عیسی پر انجیل
اور حضرت موسی پر توراۃ اور جو جو کلام پیغمبرون پر اوتارا سب کو اللہ کا کلام جان کر
مانتے ہین اور حضرت جبرئیل پر اور سب فرشتون پر ایمان رکھتے ہین اور قیامت
مین جسم سمیت سب کا زندہ ہونا اور بہشت اور دوزخ کا سارا حال جو اللہ نے قرآن
مین بتایا ہے سب پر ایمان رکھتے ہین مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
والون مین جو آپ کے بعد کچھہ جھگڑے ہوے اوسمین اپنی ناسمجھی سے ایک
کی طرفداری کر دوسرے کو برا کہتے ہین اس باعث مین ہم اون کو بدعتی اور گمراہ
کہتے ہین اون لوگون مین جنکو حدیثین خوب یاد ہوتی تہین اور علم والون کو خوب
معلوم ہوتا تہا کہ یہہ لوگ سچے ہین جہوٹھہ بولنے مین بہت پرہیز رکھتے ہین تو
ہمارے مذہب کے امام اور پیشوا اون سے حدیثین سن لیتے تہے اور لکھہ
لیتے تہے اور جو رافضی حد سے بڑہ گئے ہے اور حضرت علی کو خدا جانتے تہے
اون سے کسی نے ہرگز حدیث نہین سنی کیونکہ اوہنون نے بندہ کو اللہ کا
شریک سمجہا وہ بالکل کافر ہوے اسی طرح نیچری بہی فرشتون کے منکر ہین
اور قیامت مین بدن سمیت زندہ ہونے کو محال جانتے ہین اور جنت اور دوزخ
کی معنے یون کہتے ہین کہ کسی روح کو بہت بڑی راحت ملیگی اس کا نام جنت ہے
اور کوئی روح بڑی تکلیف اور دکھہ مین رہیگی اسی کا نام دوزخ ہے قرآن کی صاف
صاف باتون کو جہٹلاتے ہین اور دجالی فرقہ کے لوگ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی

اور انجیل پاک کی ہجو اور حقارت طرح طرح سے کر رہے ہین یہہ لوگ سب محمدی

علماؤن کے نزدیک کافر ہین نعمانی نیچری نے نکاح اور طلاق اور بیچنے اور خریدنے

کی اور سب معاملات کی شرعی قاعدون کو شریعت سے خارج ٹھہرایا اور سب

معاملات مین انگریزی قانون پر چلنا درست ٹھیرایا اور دیت کا حکم جو صاف قرآن مین

موجود ہے اوسکا رسم جاہلیت نام رکھا اس مجلس کا فساد جب بڑے بڑے

علماؤن نے دیکھا تو اون کے دل مین دین محمدی کا جوش آیا اس مجلس والون کو

بہت سمجھایا کسی نے نہ مانا تو ضرور سب مسلمانون کے بچانے کے لئے بہت

علم والون نے رسالے لکھے حافظ محمد یقین الدین صاحب قادری جو بریلی کے

رہنے والے ہین اونہون نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے کہ اس مجلس کے

طرفدارون مین سے مولوی امجد علی صاحب نے اپنے رسالہ مین لکھدیا کہ

ہماری مجلس مین کوئی نیچری شریک نہین جو سرسید کی خراب عقیدون کو برحق

سمجھتا ہو اگر اونکی کالج کی نوکری سے اونپر نیچری ہونے کا الزام لگایا جاوے اور

وہ انکار کرتے ہون تو یہہ بھی اہل سنت جماعت کی طریق کے برخلاف ہے اسپر

مولوی یقین الدین صاحب نے جواب دئے ہین کہ مولوی شبلی صاحب

پروفیسر کالج علیگڑہ ضرور نیچری ہین آپ کی سرسید کو مسلمان سمجھتے ہین اون کے

سیرۃ النعمان وغیرہ سے اون کی نیچریت کا پورا ثبوت ہے پہر لکھا ہے کہ مولوی

عبد الوہاب صاحب بہاری جو کانپور کے مدرسہ والون کے استاد ہین وہ مولوی

عبد القادر صاحب بدایونی سے ملی اور کہنے لگے کہ ہماری مجلس مین نیچری کون

ہے مولویصاحب نے کہا کہ شبلی وہ بولے ہرگز نہین وہ تو اپنے سچے پکے

مسلمان سنی حنفی ہین جنکی خوبی سیرۃ النعمان سے ظاہر ہے مولویصاحب نے فرمایا

اور انگریزی قانون کو احکام اسلام پر ترجیح

اوسی سے تو اون کی بے قیدی اور بد مذہبی ظاہر ہے اور مثنوی صبح امید تو اول سے آخر تک نیچریت ہی کہا وہ شعر ہے اور شعر پر حکم نہین ہوتا مولوی صاحب نے فرمایا ذرا امام قاضی عیاض کی شفا دیکہیے کہ شعرون پر کیا کیا حکم فرماے ہین اور خود حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنکی خون کرنے کا حکم فرمایا کہ اگر کعبہ مین ملین تو بہی قتل کر دیے جاوین اونہون نے بہی شعر ہی کہی تہی اسپر جناب بہاری لال تال بہت ہوے مگر جواب کیا تہا پیچ و تاب کہایا کیے مولوی یقین الدین صاحب لکہتے ہین کہ اس شبلی نعمانی نے یہہ شعر سر سید کی تعریف مین کہی ہین جو نیچریون کا سردار ہی ہے ۵ در صف صدر جوان حوصلہ پیری بنگر + رہبر قافلہ ما بہ نشیب و بہ فراز + سید آن قافلہ سالار کہ در کشور فضل + اوبود شاہ و حریفان وگر خیل و سپاہ ہی نہ بنید کہ سر سید ما آنکہ بہ فضل + رہبر قافلہ ماست بہر راہگذار — اس کے چودہوین اور پندرہوین صفحہ مین اوس کے باتون کو معجزہ اور اوسکے ظہور کو رحمت تبلایا ہے اب صبح امید مین اوس کے جو ہندی شعر ہین اوس کو سنو ۵ شعر

آپس مین نفاق کا یہہ عالم
یہہ اوس سے خفا وہ اوس سے برہم
باطل پہ فدا تو حق سے بیزار

تقلید پہ یہ کس بلا کا اصرار
دیندار برای نام تہے ہم
وابستۂ رسم عام تہے ہم

سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہے
کس سمت زمانہ چل رہا ہے
نیرنگیون پر نہ کچہہ نظر کی

یعنے کہ ہوا ہے اب کدہر کی
کیا پیش ہی کیسی صورتین ہین
کیا وقت ہے کیا ضرورتین ہین

چہیڑے جو گئے نئے فسانے
نغمہ وہ رہا نہ وہ ترانے
ستارے ہین اب نئی چمک کے

وہ ٹہاٹہ بدل گئے فلک کے
اب صورت ملک و دین نئی ہی
افلاک نئے زمین نئی ہے

سب بہول گئے ہین ماسبق کو
گردون نے الٹ دیا ورق کو
دیکہے یہ روش تو پہر خردمند

ہو تر گئے طرز نو کے پابند
گرنے بہی نہ پائی ہی کہ سنبہلے
بدلا جو زمانہ وہ بہی بدلے

لیکن نقشِ زمین رہے ہم
ہم دیکھہ رہے ہین پر وہی خواب
قایم جو وہ انجمن نہین ہے
ہین پوچھتے کم گہر ہمارے
اُس شان سی تہی وہ آہ دلگیر
وہ جلوہ نماے سحر و اعجاز
صورت سے عیان جلال شاہی
چھٹکی ہوئی چاندنی سحر کی
لب پر ہے فغان کہ اب بھی جاگو
اس بزم مین خوار ہو تمہین کیون
افسانہ غم سنا کے ٹھیرا
اکبار جو رخ پھرا ہوا اُسکا
تعلیم کے جابجا وہ جلسے
عیسیٰ نفسان خوش بیان نے
وہ نکتہ ور حقیقت آگاہ
آئین گذارش بیان نے
جو بحث تہی دلنشین کی تہی
وا کر دئے عقدہاے مشکل
تدبیر شفا جو ہے تو یہہ ہے
تدبیر یہی ہے بس کہ اب ہم

بیٹھے تہے جہان وہین رہی ہم
اوس گنج گہر پہ ہم ہین نازان
اوس نقد کا اب چلن نہین ہے
ماتم تہا یہی کہ آئے ناگاہ
پہلو مین اثر بغل مین تاثیر
دیکھا تو وہان بجاہ و تمکین
چہرے پہ فروغ صبحگاہی
وہ ملک پہ جان دینے والا
اے خواب گران کے سونیوالو
تا دیر وہ قوم کا فدائی
سوتون کو جگا جگا کے ٹھیرا
خواہش کے بدل گئے ارادے
گہر گہر مین ترقیون کے چرچے
ترتیب ہوئے بکاوش و کد
سے یعنی مہدی علی ذی جاہ
آسان کر دی ہر ایک مشکل
ہر بات کی چھان بین کی تہی
القصہ یہہ بات کی تہی تسلیم
اس دکھہ کی دوا جو ہے تو یہہ ہے
تقویم کہن سے ہاتھہ اوٹھاوین

ہرچند وہ بزم ہے نہ احباب
جسکا کوئی جوہری نہین یان
اب عیب ہین سب ہنر ہماری
اس سمت سے اک صدائے جانکاہ
جس سمت سے آئی تہی وہ آواز
آیا نظر ایک پیر دیرین
وہ ریش لطیف کی سفیدی
وہ قوم کی یاد رکھنے والا
ہو گرد رہ صف پسین کیون
وہ خضر طریق رہنمائی
باتون مین اثر تہا کس بلا کا
ہمت نے قدم بڑہائی آگے
دانش طلبان نکتہ دان نے
بتیس رسالہاے مفرد
اُن کے قلم گہر فشان نے
تا طی شدہ رہ گئی نہ منزل
تحقیق کی طے کئے مراحل
یعنے کہ علوم نو کی تعلیم
سہتے ہین جو یون غم و تعب ہم
تہذیب کے دائرہ مین آوین

سیکھین وہ مطالب نو آئین
وہ طرز معاشرت کی آداب
کیونکر کی وہ نکتہ آفرینی
ہم ہی اسی کان کے گہر ہون
وہ کعبۂ آرزو ہمارا
ہو بیت پناہ قوم اسلام
وہ کشتۂ قوم وہ فدائی۔
کیا کیا نہ دئیے خطاب اوسکو
خود قوم کو ہو گئی تہی یہہ کد
لطف اوسنی کئی ستم کے بدلے
آگے وہ بڑہا ہٹاکے سب کو
خاشاک سی دب سکی نہ یہہ آگ
ہونی تہی کہ قوم کی پہرے دن
طالع ہوا آفتاب اقبال
خالق سے دعا ہی اب کہ جاوید
بنگال سے تا حدود پنجاب
جلوہ جو دکہا رہا ہے ادبار
برباد ہو پایمال ہو جائے
جاتے نہین وہم باطل انکے
وہ خادم قوم اگر ہے گمراہ

یورپ مین جو ہو رہی ہی تلقین
وہ گنج گران دانش و فن
نیوٹن کی مسائل یقینی۔
قایم ہوا باتفاق باہم
ہر علم مین ہو چارہ جو ہمارا
باتین ہوئین متفق جو سبکی
اوٹہا لئے کاسۂ گدائی
برگشتہ کہا کسی نے دین سے
زندیق کہا کسی نے مرتد
یہہ زحمتین کین تہین سہا تہا اوسکو
طے کرکے رہا رہِ طلب کو
باطل کو جو حق نے کر دیا پست
نالے نہ رہے اثر کئے بن
قایم ہوا یادگار ایام۔
روشن رہی یہ چراغ امید
افسوس تو اوسپہ ہین کہ اب بہی
اوہام غلط مین ہین گرفتار
یہہ سب ہو پر اونکی ضد نہ جاوی
پتہر سے بنائے ہین دل انکے
کچہ آپ ہی انتظام سمجہے

تہذیب کی وہ اصول نایاب
وہ فلسفہ جدید بیکن
اس فیض سے ہم ہی بہرور ہون
اک مدرسۃ العلوم اعظم
وہ درسگہہ خجستہ انجام
اب قوم سے یاوری طلب کی
کیا تلخ ملے جواب اوس کو
لعنت کا ملا صلہ کہین سے
جور اوسنے سہے کرم کے بدلے
پر زور تہی پر جو ناتہہ اوس کے
ناکام رہی وہ جنکو تہی لاگ
اب نیت نے پائی صورت ہست
آخر بہزار جاہ و اجلال
وہ مدرسۃ العلوم اسلام
اس چشمۂ فیض سے ہین سیراب
ہین گم شدہ رہ ترقی —
گو قوم شکستہ حال ہو جائی
حق بات کبہی نہ دلین آوی
سید سی اگر ہے بغض للہ
اسلام کو نیک نام سمجہے

اسکے بعد مولوی یقین الدین صاحب لکھتے ہین کہ ﷲ ایمان سے کہنا اگر یہہ نیچریت نہین تو تین خدا کا ماننا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا جاننا بھی نصرانیت نہ ہوگا کیون حضرات اب تو آپ کو کچھہ نظر آیا کہ آپ کی مجلس کے امام پروفیسر صاحب آپ کی سرسید کی شیطانی عقیدون کو کیسا صاف حق اور اوس کے برخلاف کو باطل اور بڑی گمراہی جانتے ہین ہان بے ایمانی کا علاج نہین کہ سب کچھہ دیکھین اور ایک آنکھہ گردش مین کورے بن جاوین —

کیون مومنو اب تو تمنے دیکھا
پھیلی دنیا مین اب نئی چال
تھی عقل جنہین وہ دلمین سوچے
بدلی ہمنے نہ وضع اپنی
اس غم مین جو ہم ہیں سوتے
چہرہ وہ تھا نور سے چمکتا
چلاتا ہے وہ کہ اب بھی جاگو
دولت دنیا کی آ کے لو
باتون مین اثر تھا کس بلا کا
ہمت نے قدم بڑھائی آگے
جو علم کے تھے بڑے طلبگار
مہدی علی اون سبھون کے سر تھے
تھا سب کا خلاصہ یہہ کہ آؤ
تم سب کو ملیگا مال دنیا

سب کھل گیا بھید نیچری کا
اک دین نیا جو آ کے پھیلا
بدلا جو زمانہ وہ بھی بدلے
دیکھا تو نہین کوئی خریدار
اک بوڑھے نے دی نجات غمسے
وہ ملک پہ جان دینے والا
جاگو اب جاگو سونے والو
اوس خضر نے راہ دکھائی
اکبار جو رخ پھرا ہوا اسکا
تعلیم کے جا بجا وہ جلسے
تقریر دلیل مین بھی ہشیار
ایسی باتین قلم سے لکھین
تم سب یہہ نئے علوم سیکھو
اگلی علمون سے ہاتھہ اوٹھاو

کہتا ہے زمانہ کا وہ احوال
سب بھول گئے ہین دین اگلا
پر ہمنے نہ اپنی چال چھوڑی
ہے علم ہمارا اب یہہ بیکار
بوڑھا وہ تھا اک جلال والا
وہ قوم کی یاد رکھنے والا۔
تم سب مین ذلیل کس لئے ہو
جو سب کے تئین دلون سے بھائی
خواہش کے بدلنے لگے ارادے
گھر گھر مین ترقیون کے چرچے
بتیس رسالے سب نے لکھے
جو سب کے دلون کی جڑ مین بیٹھین
تم سب کو ہے مفلسی نے گھیرا
انگریزون کے علم و فن کو سیکھو

سب چال چلن تم اپنا چھوڑو اور چال چلن تم اونکا سیکھو سیکھو نئے علم اور نئے فن
جن علموں کو لکھ گیا ہے بیگن کیو لرکی سنو وہ نکتہ چینی - نیوٹن کی وہ مسئلے یقینی
توفیض تم اونکی علم و فن کا ملجائے گا تمکو ملک دنیا اک مدرسہ اس لئے بناؤ
سب اوسمین اونہیں علم سیکھو وہ کعبہ آرزو ہمارا ہر غم مین ہو چارہ جو ہمارا
وہ مدرسہ مبارک انجام ہو پشت پناہ اہل اسلام بوڑہا وہ تھا قوم کا فدائی
لے ہاتھ مین کاسۂ گدائی چندا اوس نے جو سب سے مانگا اوسکو نہ دیا کسی نے چندا
بولے سب لوگ ہے یہ کافر ہے دین محمدی سے باہر اوسکو تو فرشتون سے ہی انکار
محشر کا نہین ہی اوسکو اقرار اس جسم سمیت زندہ ہونا ہے اوسنے بہت محال سمجھا
خبرین پیغمبرون نے جو دین منکر ہے وہ انکا صاف ہے دین ہی صاف وہ معجزون کا منکر
امت سے رسول کی ہے باہر اب کہتا ہے نیچری شبلی سنتا تھا ملامتین وہ سب کی
لیکن نرمی سبہون سے کرکے لایا ہر ہر جگہ سے چندے اک مدرسہ اوس نی وہ بنایا
جس مین اقبال سب کا چمکا وہ مدرسۃ العلوم اسلام قایم ہوا یادگار ایام -
فیض اوسکا ہے دور دور پہونچا دولت کا ملا سبھو نکو رستا افسوس بہت سے لوگ اب بہی
سنتے نہین کوئی بات اوسکی ضد ہم اونکو چڑھی ہوئی ہی اگلی حق بات نہین ہی دلمین جمتی
ای مومنو نیچری گمراہ کہتا ہے کہ حق ہے کفر کی راہ سب چھوڑ دو دین کی عقیدے
دنیا ملجائے دین ڈوبنے ہے مدرسہ یہ جو کافرون کا کہتا ہے وہ ہے ہمارا کعبہ
اسلام رکھا ہے کفر کا نام مٹتا ہے وہان سے نور اسلام دجالی کا پیش خیمہ آیا
رکھ ہمکو پناہ مین خدایا

اے محمدی مسلمانو ایک تماشا اور دیکھو مرزا حیرت نیچریون اور دجالیون کا سردار
جس نے کتاب سیرت محمدیہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب عیسی علیہ السلام

کی تمام معجزون کا انکار کیا اور معجزون کو محال ٹہیرایا اور قرآن شریف کے حق
مین صاف لکہدیا کہ چاہو اسکو جبریل کا لایا ہوا سمجہو چاہو محمد کا تصنیف سمجہو
اور دل سے گہڑ لیا ہوا جانو مگر اس کی نصیحتون پر عمل کرو اصل مطلب
قرآن کی نصیحتون پر چلنا ہے اس دجالی مولوی نے اس کتاب مین حضرت
عیسی علیہ السلام کی اور انجیل شریف کی بہت ہجو کی ہے اس مولوی نے ندوہ
کی یعنے اوس مجلس کی تعریف مین ایک رسالہ لکہا ہے اوسمین صاف
لکہدیا ہے کہ یہہ ذکر بالکل موقوف کردو کہ فلان شخص نیچری تہے اور فلان
شخص لامذہب ہے ایک یہہ تماشا دیکہو کہ ایک ندوائی مولوی نے رسالہ
لکہا اوس کا نام قول فاصل رکہا اوس کے آخر مین اپنے فرقہ کے رسالونکی
فہرست یون لکہی کہ یہہ فہرست اون رسالون کی ہے جو اہل حق نے ندوہ
کی تائید مین تصنیف کئے ہین اونہین رسالون مین یہہ بہی لکہا ہے کہ مقاصد
ندوۃ العلما مولوی حیرت دہلوی نے لکہا ہے جو سیرت محمدیہ کا مصنف ہے
اے محمدی مسلمانو کیا تمکو اب بہی کچہہ شک باقی ہے کہ ندوہ والے نیچریون
کو اہل حق مین شمار کرتے ہین وہ رسالہ جس کا نام مقاصد ندوۃ العلما ہے
وہ بمبئی مین چہاپا گیا ہے اوس کے صفحہ اول پر لکہا ہے کہ یہہ رسالہ حامی دین
محمدی مولانا مرزا حیرت کا تصنیف ہے جو سیرت محمدیہ کی اور حیات طیبہ
اور حیات اعظم کی مصنف ہین اور یہہ رسالہ بدرالدین عبداللہ صاحب تور
رئیس بمبئی کی فرمائش سے چہاپا گیا ہے اے محمدی مسلمانو دیکہو ندوہ والونکا
مولانا کون ہے جس نے سیرت محمدیہ مین اسلام کی خبر لکہودی جس نے
قرآن مجید کے حق مین صاف لکہدیا کہ چاہو اس کو جبریل کا لایا ہوا سمجہو چاہو

دل سے گہڑلیا ہوا سمجہو اس کے نصیحتون پر عمل کرو جس نے سب پیغمبرون کے
سب معجزون کو محال ٹہیرایا وہ ندوہ والون کا مولانا ہے اس حیرت زدہ کی رسالہ
کا جواب مولوی سخاوت حسین صاحب رئیس بدایون نے لکہا ہے مگر اونہون
نے سیرت محمدیہ کو نہین دیکہا نہین تو اوس کا نیچری ہونا اون پر صاف کہلجاتا۔
اونہون نے اپنے رسالہ مین لکہا ہے کہ ندوہ کے سردار لوگ بریلی اور بمبئی
اور اور شہرون مین اس رسالہ کو تقسیم کر رہے ہین اسواسطے اس کا جواب لکہنا
ضرور ہوا تاکہ جاہل لوگ گمراہ نہ ہوجاوین اے محمدی مسلمانو چہپر امئو کے ندواتی
مولوی نے اپنے شعرون مین صاف لکہا ہے کہ ندوہ کی اگر یہی کشش ہے
تو علی گڑہ کو بہی کہینچ لاوے گا وہ مبارک وقت ہوگا جب یہہ دن آوین گے
اگر یہہ سب فرقے لکہٹے ہو جاوین گے تو بہت اچہے نتیجے نکلین گے مسلمانونکی
دن پہرین گے اس ندوائی مولوی نے اپنے شعرون مین اودہ پنچ کی بہی
تعریف کی ہے جس نے سن بارہ سو چہیانوے مین قحط سالی کی دنون مین
اپنے اخبار مین اللہ تعالے کے حق مین بڑے بڑے کلمے طعن و تشنیع کے
لکہے تہے اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو اور اور فرشتون کو جلی کٹی
باتین سنائی تہین اگر یہہ لوگ خیرخواہ دین محمدی کے ہوتے تو پہلے
اوس سے توبہ لیتے اور نئے سر سے کلمہ پڑہواتے اور اوس کے توبہ
کا اشتہار دیتے تب اوسکو اپنی جماعت مین ملاتے ہ بہاگو ندوہ سی
اے مسلمانو ان کو ایمان کا عدو جانو نیچریون کے گہر علی گڑہ کو
مین بلاتا کہ سب کے سب آوین کے ندوہ مین سب کے سب ملجائین سب کے
سب ملکے مومنون کو دبائین تجہسے فریاد اب ہی یا اللہ کر محمدیون پر کرم کی نگاہ

غیمہ ایمان کا کہرا کہرا ہے ❊ دی خبر جسکی ہے محمدؐ نے ❊ اون پہ لاکہون
سلام اور صلواۃ ❊ آل واصحاب پر بہت برکات سا آسے محمدی مسلمانو
اللہ کا بڑا شکر ہے کہ اوس نے اپنی فضل وکرم سے اس دجالی وقت مین بہی
بڑے بڑے علم والون کو دین محمدی کا جوش عطا فرمایا شہر بریلی مین ایک
مطبع اہل سنت لجماعت کے نام کا قایم ہوا اوس مین طرح طرح کے رسالے
ندوہ کے اور ندوہ والون کے جواب مین چہاپی گئی اون رسالون مین سے
وہ رسالہ بہت عمدہ ہے جو مولانا حکیم محمد مومن سجاد صاحب کانپوری چشتی
نظامی فخری سلمہ اللہ تعالے نے لکہا اور ندوہ کی اچہی طرح قلعی کہولی ہے
اللہ کا بہت بڑا شکر ہے کہ ہمارے مرشدون کے مرشد محب نبی جناب مولانا
محمد فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ مین ایسے لوگ موجود ہین جو ایمان کے
دشمنون کا سر کچلتے ہین یا اللہ اس محمدی فیض کو ہمیشہ جاری رکہہ آمین جناب
حکیم مومن سجاد صاحب نے اس رسالہ مین پہلی نیچریون کے بڑے سردار کی
عقیدون کا بیان کیا ہے کہ وہ لوگ پیغمبرون پر وحی اترنے کے منکر ہین
اور فرشتون کی اور جنت اور دوزخ کے بہی منکر ہین پہر صاف نعمانی نیچری کا
بتا دیا ہے کہ بعضے نیچری جیسے مصنف صبح امید اور الجزیہ اور سیرۃ النعمان
اور سفرنامہ اور المامون وغیرہ نے بعضے سیدہی سادہی مولویون کو فریب دیا
اور نیچریت کا جال پہیلایا اور ایک مجلس تیار کی اوسکا نام ندوۃ العلمار کہا پہر لکہا ہی
کہ ان علی گڑہ والے پروفیسر صاحب نے ایسا کچہہ دلون مین گہر کر لیا کہ جناب
ناظم صاحب اوس شخص کے حق مین یہہ ایمان رکہتے ہین کہ وہ شخص ❊ امین ندیوق
و خارج از اسلام ہونے کے پکا مسلمان اور کٹا سنی ہے جو کوئی سنو اس مین

شک کرے وہ بدگمان اور قابل مواخذہ ہے ان بعض الظن اثم جناب ناظم صاحب
بیہہ عقیدہ اوس شخص کے حق مین رکھتے ہین جو سر سید احمد خان کو ہر جا پر اپنا
مقتدا اور مرشد مان چکا لکھ چکا شایع کر چکا اور وہ صحیح حدیثین جو اس مقدمہ مین آئی
ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب میری اُمت مین تہتر فرقی ہوجاوین
گے وہ سب لوگ آگ مین جائینگے مگر ایک فرقہ جنت مین جاے گا۔ ان
حدیثون کو اوس نے سید احمد خان کے قول کے تقویت کے واسطے جعلی اور
وضعی قرار دیا اور اوس نے حضرت عمرؓ کو قانون شریعت مین بالقصد نوشیروان کا
تابع زور کے ساتھ لکھا اور شیعی کی تاریخ سے سند پکڑی معاملہ فاروقی مین اوسی
کو معتبر سمجھا اور اوس نے چند عبادات کی سوا تمام معاملات مثل احکام جہاد و نکاح
و طلاق و بیع و شرا وغیرہ کو غیر تشریعی لکھا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
اور سلف صالحین تمام اہل سنت بلکہ جماہیر اہل اسلام سے خلاف کرکے اونکا
غیر تشریعی ہونا حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم کا مضمون قرار دیا
اور اوسنی سید احمد خان کے قول کی تقویت کے لئے فقط کلمہ پڑہ لینے
سے مسلمان ہوجانے کا فتوے دیا اگرچہ دین کی سب ضروری باتون کو
لازم نہ سمجھے اور اس فتوی کو صاف صاف امام اعظم رضی اللہ عنہ کا فتوے
ٹھیرایا اوس نے امام اعظم کے مناقب کے پردے مین تمام محدثین اور مجتہدین
کو بالکل بے عقل اور نافہم اور ناقابل اعتماد بتایا اوس نے بنی امیہ کے ظلمونکی
داد دی اور ائمہ اہل بیت کرام کو اون کے مقابل باغی قرار دیا اوس نے
افضل التابعین سید الاولیا حضرت خواجہ امام حسن بصری اور اون کے
ساتھہ بہت صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے علیہم اجمعین کو نہایت گستاخی

کے ساتھ وہم پرست بنایا اوسنے ان ارکان ملت محمدی کے مسائل کو
تو بھی اور نیوتن نصرانی کے ساختہ مسائل کو یقینی مانا اوس نے حضرت امام
شافعی وغیرہ اکابردین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کی مزار پرانوار کی تعظیم کو
شرک قرار دیکر تمامی اسلامی دنیا کو مبتلائے شرک کہا اسی طرح رسالہ تقریرات
ثلثہ جو بریلی مین چھاپا گیا ہے اوسمین مولانا حکیم مومن سجاد کی تقریر مین یہہ
بیان ہے کہ جو لوگ اپنی تصنیفات مین امام اعظم کی مناقب کے پردے
مین صحاح ستہ بلکہ خاص صحیحین کی حدیثون کو بھی صحیح نہین بتلاتے اور جن
حدیثون مین امت کی تفریق کا ذکر ہے اونکو وضعی قرار دیتے ہین امام کو واضع
مذہب لکھتے ہین اور حضرت عمر رضہ کو نوشیروان کا مقتدی کہتے ہین اور امام
کا بھی یہی مسلک بتاتے ہین سوائے بعض عبادات باقی احکام معاملات کو تشریعی
نہین بتاتے تمام مسائل بیع وجہاد و نکاح و طلاق وغیرہ کو حدیث انتم اعلم بامور
دنیاکم مین داخل سمجھکر طبعی ٹھیراتے ہین یہی مخالفین ندوہ کی خرابی کا باعث ہین
پھر چھبیسوین صفحہ مین لکھا ہے کہ مولوی شبلی کی سیرۃ النعمان وغیرہ نمونہ آزادی موجود ہین رکھتے
اور جزاء المیون کے ۲۵ صفحہ مین مولوی ارشاد حسین صاحب نے بھی آمید کا رد کیا
- اور رغم الہازل کے ۴ صفحہ مین مولوی سید حسین حیدر میان صاحب نے
سیرۃ النعمان کی بات کو رد کیا ہے مولانا حکیم مومن سجاد سلمہ اللہ تعالی نے اپنے رسالہ
فوٹوگراف مین لکھا ہے کہ آپ اپنی شبلی صاحب کی تصانیف صبح امید وغیرہ
دکھا کر فتوا لیجئے کہ جو شخص صاف صاف کفر کی تعریف
کرتا ہو اور بدمذہبون کی باتون کو ہمدوش بنایا ہے اور کلمے کفر کے صاف صاف کہتا ہے
اس کو سنی حنفی کہنا کیسا اوسکو علمائے کرام بدعتی مسلمان بھی کہنا جائز مانینگے یا نہین

ع نمودار چیزین چہپانے سے حاصل - یا اللہ اُمت محمدی پر رحم کر دجالی فتنون سے ہم سب محمدی مسلمانون کو بچالے آمین یہہ رسالہ سن تیرہ سو گیارہ مین تمام ہوا پہر سن چودہ مین اور اوس کے بعد بہی کچہہ اور مطلب ضروری اخیر مین بڑہا ئے گیا یا اللہ اسکو قبول فرما اور اپنے سب بندونکو نعمت ایمان عطا فرما امام مہدیؑ اور حضرت عیسی علیہ السلام کو جلدی ہیجدے اور اس دجالی وقت کے فتنون اور فسادون سے ہم سب محمدیون کو بچالے آمین -

بالخیر

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات [illegible] اور صدور شعبہ جات و نصابات پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں [illegible] اور دیگر ارکان جامعہ [illegible] رکھ سکتے ہیں۔

۲۔ اساتذہ جامعہ و [illegible] تین کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں [illegible]

۳۔ طلبا ایم اے جن میں [illegible] دو کتابیں بی اے، ایل ایل بی و [illegible] کے طلبہ [illegible] کتابیں [illegible] رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ [illegible] کتابیں واپس نہ ہوں تو [illegible] فی کتاب [illegible] جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

۵۔ مشتبہ نوع کی کتابیں گھر جاری کی جا سکیں گی [illegible] کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر [illegible] ذمہ داری عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ [illegible] نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط